

01 اکتوبر 2015ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

1

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 01 اکتوبر 2015ء بمطابق 21 شوال 1436 ہجری بروز جمعرات بوقت سہ پہر 4 بجھر 20 منٹ زیر صدارت میر عبدالقدوس بن نجوج جناب قائم مقام اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال، کوئٹہ میں منعقد ہوا۔
میر عبدالقدوس بن نجوج (جناب قائم مقام اسپیکر)۔ السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

رَبَّنَا لَا تُؤْخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَانَا جَرَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا جَرَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالًا طَاقَةَ لَنَا بِهِ جَرَبَّنَا وَأَعْفُ عَنَّا وَقْفَتْهُ وَأَغْفِرْ لَنَا وَقْفَتْهُ وَارْحَمْنَا وَقْفَتْهُ اَنْتَ مَوْلَنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكُفَّارِ ۝ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ ط

﴿پارہ نمبر ۳ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۸۶﴾

ترجمہ: اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھنہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھنہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگز فرمایا! اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر! تو ہی ہمارا مالک ہے، ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرمایا۔ وَمَا عَلَيْنَا

الْأَلْبَاغُ ط

01 اکتوبر 2015ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

2

(جناب قائم مقام اسپیکر)۔ جزاک اللہ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مجرمیہ ۱۹۷۸ء کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت رواں اجلاس کیلئے حسب ذیل ارکین اسمبلی کو پہل آف چیئرمین کیلئے نامزد کرتا ہوں۔

۱۔ محترمہ حسن بانو صاحبہ۔ ۲۔ ڈاکٹر رقیہ ہاشمی صاحبہ۔ ۳۔ مفتی گلاب خان کا کڑ صاحب اور منظور احمد کا کڑ صاحب۔ محترمہ شاہدہ رووف صاحبہ اپنی تعزیتی قرارداد پیش کریں۔

مسز شاہدہ رووف۔ اسپیکر صاحب یہ ایوان مورخہ 24 ستمبر 2015 کو سالانہ thank you ج کے موقع پر منی مکہ شریف میں کتب نمبر ۲۰۷۳ اور کتب نمبر ۲۲۳ کے سلسلہ جمہر پل پر حاجج کے جمع غیر میں اچانک بھگکر ڈچ جانے اور دھکم پیل سے ایک ہزار سے زائد حاجج کرام شہید اور کئی لاپتہ ہو گئے۔ اس کے ساتھ ترین حادثات میں شہید حاجج کی تعزیت کا بھی اظہار کرتا ہے اور ان شہدا کے لواحقین سے انہیں صبر و جمیل عطا کرنے کا دعا گو ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ شہدا کو اعلیٰ درجات سے نوازیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ تعزیتی قرارداد پیش ہوئی۔ آیا تعزیتی قرارداد کو منظور کیا جائے؟ (تعزیتی قرارداد منظور ہوئی)

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ جناب اسپیکر ان شہداء کیلئے دعا مغفرت کیسا تھا ساتھ بذہبیر میں جو سانحہ ہوا ہے ایز بیس پر حملہ ہوا اس میں یہ سمجھیں کہ وہ میرا بیٹا کیپین اسفند اور باقی جو شہداء ہیں۔ ان کیلئے بھی دعا مغفرت کرے۔ (اس مرحلے پر مرحومین کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خونی کی گئی) kindly جناب قائم مقام اسپیکر۔ وقفہ سوالات انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب اپنا سوال نمبر 102 دریافت فرمائیں۔

☆ 102 انجینئر زمرک خان مورخہ 7 اگست 2015 کو مورخ شدہ

کیا وزیر راعت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صلع قلعہ عبداللہ میں محلہ زراعت کے مختلف شعبہ جات کی خالی آسامیوں کی کل تعداد کسقدر ہے ان اسامیوں کے نام بمعہ گرید کی تفصیل دی جائے۔ نیز یہ اسامیوں کب تک مشہر کی جائیں گی۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی ضمنی ہے

وزیر راعت

اس سلسلے میں عرض ہے کہ محلہ زرعی انجینئرنگ کا سیٹ اپ صوبائی سطح پر ہے۔ اور صلع قلعہ عبداللہ کا ایڈمنسٹریٹو

01 اکتوبر 2015ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

3

کنٹرول محکمہ زرعی انجینئرنگ کوئٹہ ڈویژن سے مسک ہے۔ بجٹ بک کے مطابق ضلع قلعہ عبداللہ کے لئے علیحدہ سے کوئی پوسٹیں مختص نہیں کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ بھرتی کی جانے والی خالی اسامیاں اخبار میں دینے سے پہلے سیکر ٹری ہذا سے اس کی منظوری لی جاتی ہے۔ چونکہ اسٹاف (گریڈ 1 تا 15) کے ترقی کے کیس (Promotion cases) ضروری کارروائی کے لئے محکمے میں زیریغور ہیں جنہیں جلد ہی کیا جائے گا۔ بجٹ بک کے مطابق محکمہ زرعی انجینئرنگ کوئٹہ ڈویژن کی پوسٹوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	اسامی کا نام	گریڈ	بی۔	بجٹ بک کے مطابق تفصیل	بھرتی آسامی	خالی آسامی
1	اسٹنٹ	14	بی۔	5	5	0
2	اسٹنٹ کمپیوٹر آپریٹر	12	بی۔	1	1	0
3	سیکورٹی اسٹنٹ	12	بی۔	1	1	0
4	فورمن	11	بی۔	4	4	0
5	سب انجینئر	11	بی۔	2	2	0
6	چارج مکینک	9	بی۔	1	1	0
7	سنیئر مکرک	9	بی۔	9	9	0
8	بلیک سمعتھ	8	بی۔	1	1	0
9	کارپینٹر	8	بی۔	2	2	0
10	کرین آپریٹر	8	بی۔	3	3	0
11	ڈیٹر	8	بی۔	3	3	0
12	ڈیزیل مکینک	8	بی۔	1	1	0

01/اکتوبر 2015ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

4

1	9	10	بی-8	ایکٹریشن	13
2	4	6	بی-8	فرائز آپریٹر	14
0	1	1	بی-8	انسٹرومنٹ مکینک	15
0	2	2	بی-8	مشینسٹ	16
5	12	17	بی-8	مکینک	17
1	0	1	بی-8	مولڈر	18
0	1	1	بی-8	موڑ مکینک	19
1	0	1	بی-8	اوورسیٹر	20
0	1	1	بی-8	پینٹر	21
0	1	1	بی-8	پیٹران مکینک	22
0	2	2	بی-8	پمپ مکینک	23
0	2	2	بی-8	ریڈی ایٹر میکر	24
0	1	1	بی-8	ٹن سمعتھ	25
0	6	6	بی-8	ٹرنسز	26
0	1	1	بی-8	آپولٹر	27
0	3	3	بی-8	ویلڈر	28
0	5	5	بی-7	جونیئر کلرک	29
5	32	37	بی-6	ڈوزر ڈرائیور	30
0	2	2	بی-6	سنیئر اسٹور کیپر	31
0	1	1	بی-6	اسٹور کیپر	32
0	2	2	بی-5	نچ فٹر	33

01 اکتوبر 2015ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

5

0	14	14	بی-5	فڑ	34
0	4	4	بی-5	جونیئر اسٹور کیپر	35
0	1	1	بی-5	اسٹور منشی	36
0	2	2	بی-5	ٹائم کیپر	37
0	1	1	بی-5	ٹول روم کیپر	38
0	2	2	بی-4	اسٹینٹ کار پیٹر	39
0	1	1	بی-4	اسٹینٹ مولڈر	40
0	1	1	بی-4	انچارچ چوکیدار	41
0	1	1	بی-4	موزن	42
2	17	19	بی-4	ایم ٹی ڈرائیور	43
1	0	1	بی-3	دفتری	44
0	52	52	بی-2	ڈوز رکلیز	45
0	1	1	بی-2	ھمر مین	46
0	35	35	بی-2	ہیلپر	47
0	1	1	بی-2	ہیلپر بینڈ	48
0	19	19	بی-2	ایم ٹی کلیز	49
0	11	11	بی-2	ٹرینڈ ہیلپر	50
0	26	26	بی-1	چوکیدار	51
0	4	4	بی-1	نائب قاصد	52
0	4	4	بی-1	سوئپر	53

انجینئر زمرک خان اچھزئی۔ اس میں میں نے عرض کی تھی کہ ٹول جتنے بھی اسامیاں ہیں۔ ایک ہی

01 اکتوبر 2015ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

6

کا آیا ہے۔ میں پھر ایک اور question کروں گا منشیر صاحب سے request کروں گا کہ وہ اُن کا بھی بتائیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ اس سوال کے جواب سے مطمئن ہو۔

انجینئر زمرک خان اچنزی۔ جی ہاں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ انجینئر زمرک خان اچنزی صاحب اپنا سوال نمبر 211 دریافت فرمائیں۔

211 انجینئر زمرک خان مورخہ 7، اگست 2015ء کو موخر شدہ

کیا وزیر زراعت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مکملہ زراعت نے ڈیزیل انجنسز کی خریداری کے لئے ایک خلیفہ رقم مختص کی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کل سقدرہ رقم مختص کی گئی ہے اور اس مختص کردہ رقم سے مذکورہ ڈیزیل انجنسز کن کن فرموں سے خریدے جائیں گے؟ اور ان کی تقسیم کا طریقہ کارکیا ہوگا؟ نیز ضلع قلعہ عبداللہ کو کل کتنے ڈیزیل انجنسز فراہم کئے جائیں گے تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر زراعت۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

وزیر زراعت

روان مالی سال میں مکملہ زرعی انجینئرنگ کو ڈیزیل انجنسز کی مد میں کوئی رقم نہیں دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ اس میں اگر کوئی supplementary ہے۔

انجینئر زمرک خان۔ اسیں بھی میں نے روان مالی سال 2013-14 اور 2014-15ء کا

ماگنی تھی۔ وہ پھر میں next question کروں گا منشیر صاحب سے۔ ابھی جو دیا گیا ہے وہ ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ عبدالمالک کا کڑ صاحب اپنا سوال نمبر 153 دریافت فرمائیں۔ any behalf میں۔ سردار عبدالرحمٰن کھیڑان صاحب۔

153 عبدالمالک خان کا کڑ مورخہ 7، اگست 2015ء کو موخر شدہ

کیا وزیر زراعت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مرکزی حکومت کی جانب سے صوبہ میں زراعت کو فروع دینے کی غرض سے ہر سال

تالابوں اور نالیوں کی مد میں ایک خلیفہ رقم فرماہم کی جاتی ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اسال صوبہ میں تالابوں اور نالیوں کی مد میں کل کس قدر رقم مختص کی گئی ہے اور اس مختص کردہ فنڈز کو کون کن علاقوں میں خرچ کیا جائیگا۔ نیز مذکورہ فنڈز کو ضلع پشین کی تحصیل برشور کاریزات کے حسن جن علاقوں میں خرچ کیا جائے گا۔ انکی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر زراعت۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

وزیر زراعت

اس ضمن میں تحریر ہے کہ مرکزی حکومت کی جانب سے اس مد میں گزشتہ تین سال سے کوئی بھی فنڈ مہیا نہیں کئے گئے ہیں اور نہ ہی صوبہ کے کسی ایک ضلع میں کام ہو رہا ہے یا کوئی فنڈ مہیا کیے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ اس میں ^{اگر کوئی} supplementary question ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ - no supplementary question

جناب قائم مقام اسپیکر۔ حاجی گل محمد دو مڑ صاحب اپنا سوال نمبر 107 دریافت فرمائیں۔ منسٹر صاحب میرے خیال میں نہیں اس کے behalf treasury benches پر کوئی اس کا جواب دینا چاہیے گے۔ یا اس کو defer کرتے ہیں۔ دو مڑ صاحب میرے خیال میں اس کو defer کرتے ہیں۔ next اجلاس میں چیف منسٹر صاحب کسی کو ذمہ داری سونپے گے۔ ٹھیک ہے۔ لہذا سوال نمبر 107، 113 کو defer کیا جاتا ہے اور محکمہ پلک ہیلتھ انجینئرنگ کا منسٹر بھی نہیں ہیں تو ان کو بھی defer کرتے ہیں سوال نمبر 129 اور 176 کو بھی defer کیا جاتا ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ - جناب اسپیکر ان کو آپ defer کرتے ہیں۔ اس وقت پلک ہیلتھ کا کوئی concerned bndہ ہوگا۔ یہ پچھلے اجلاس میں بھی defer ہوئے تھے۔ موخر شدہ 13 اگست 2015ء اس میں it is جواب دیا گیا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ پلک ہیلتھ کا جو بھی بیٹھا ہے concerned bndہ۔ ان سے گزارش ہے کہ بارکھان کی صرف تاؤن کی میونسل کمیٹی کی 15 million interior کا حوالہ دیا گیا باقی جو کا ہے۔ ان کا حوالہ نہیں دیا گیا direct kindy کو defer کر دے۔ کہ مکمل جواب defer ہو رہا ہے۔ وہ ہمیں دے دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ وقفہ سوالات ختم، بیکر ٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

سیکرٹری اسیبلی۔ نواب ایاز خان جو گیزئی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف ضروری کام کی وجہ سے آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسیبلی۔ میر جان محمد جمالی صاحب اسلام آباد سے نہ پہنچ سکنے کی وجہ سے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسیبلی۔ جناب عبدالجید خان اچکزئی صاحب نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسیبلی۔ نوابزادہ طارق مگسی صاحب نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرانے کی استدعا کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسیبلی۔ میر ظفر اللہ خان زہری صاحب نجی مصروفیات کی بنا آج مورخہ ۳۱ اکتوبر 2015ء اور ۰۳ اکتوبر 2015ء کے سینئشن سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسیبلی۔ میر حمل کلمنتی صاحب اپنے حلقة انتخاب کے دورے پر جانے کی بنا آج مورخہ ۳۱ اکتوبر 2015ء اور ۰۳ اکتوبر 2015ء کے سینئشن سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسیبلی۔ جناب حاجی محمد اسلام صاحب نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسیبلی۔ جناب منظور خان کا کڑ صاحب نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سکرٹری اسمبلی۔ جناب گھنٹام داس صاحب کوئٹہ سے باہر جانے کے باعث آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اپیکر۔ آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

مسز شاہدہ روڈ۔ Point of Order

جناب قائم مقام اپیکر۔ ایک دفعہ کارروائی شروع کرتے ہیں۔ یا آپ بولیں۔

مسز شاہدہ روڈ۔ میشیر یونیم صاحب تشریف رکھتے ہیں ان کی موجودگی کا ذرا فائدہ اٹھاتے ہوئے اُن سے concerned ہے یہ problem میں چاہتی ہوں کہ وہ اس کو سنیں۔

جناب قائم مقام اپیکر۔ آپ کو بعد میں موقع دیں گے پہلے کارروائی نہیں تھی ہے۔ مشریع صاحب بیٹھ رہیں گے انشاء اللہ۔ مولانا عبدالواسع صاحب قائد حزب اختلاف، انجینئر زمرک خان اچنیٰ صاحب میں سے کوئی ایک محرک اپنی مشترکہ تحریک التوانہ 1 پیش کریں۔

مولانا عبدالواسع (قائد حزب اختلاف)۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ ہم اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجحیہ 1974 کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت ایک تحریک التوانہ دینے ہیں۔ تحریک یہ ہے کہ مورخہ 15 ستمبر 2015 میں ضلع قلعہ سیف اللہ کے علاقے مرغہ فقیر زمی کے سملن روڈ سے سات افراد جن میں قبائلی رہنماء ٹھیکیدار حاجی عصمت اللہ سابق نائب ناظم قلعہ سیف اللہ اور انجینئر باچا خان جی ایکم بی ڈی اے۔ انجینئر محمد اسلم۔ انجینئر میں سدھیر عبدالغفار غوثی۔ بخت نور ڈرائیور اور حمید اللہ ڈرائیور شامل ہیں۔ اگوا کئے گئے اخباری تراشہ مسلک ہے جو تا حال بازیاب نہیں کرائے جاسکے۔

لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری عوامی نویعت کی حامل کوزیر بحث لایا جائے۔

جناب قائم مقام اپیکر۔ مشترکہ تحریک التوانہ 1 پیش ہوئی۔ اس کی پر feasibility۔

قائد حزب اختلاف۔ شکر یہ جناب اپیکر! تحریک التوانہ نے پیش کی ہے۔ جناب اپیکر یہ ایسا مسئلہ ہے کہ میرے خیال جن کے گھر سے یا جن کے قبیلے کے لوگ اس قدم کے انغو کیا گیا ہے یا اس قدم کے پریشانی کی حالت میں ہو یا ان پر جو گزر رہو۔ ان کو اس کا اندازہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ جناب اپیکر! بلوچستان کے حالات اور یہاں کی امن و امان کے حوالے سے تو حکومت کی طرف سے اور چیف مشریک طرف سے اور تمام حکومتی ذمہ داروں کی طرف سے کہ یہاں ایک ایسا امن قائم ہو گیا ایک ایسا حالات تبدیل ہو گیا انغو تو درکنار بکہ لوگ پر امن زندگی اور صلح اور شام یہاں جشن بناتے ہیں اور مختلف اضلاع میں انہوں نے جشن بھی کیے ہیں

دنیا کو یہ دیکھانا چاہتا ہے کہ یہاں ایک امن کا سماں ہے اور یہاں کچھ بھی کوئی پریشانی اور مشکل حالت نہیں ہے۔ جناب اسپیکر اگر دیکھا جائے تو جو جیسے کہ حاجی عصمت اللہ یا GM جو ہمارے افسران ہیں یا ہمارے ملکے کے لوگ ہیں ہمارے سرکار کے لوگ ہیں ہمارے قبائلی علاقے ہیں اس طرح جیسے کہ ارباب صاحب کو اغوا کیا گیا اور کتنا عرصہ انہوں نے گزار دیا پھر شاید انہوں نے اپنے طور پر dealing کر کے اغوا کاروں سے اور وہ بازیاب ہو گئے اور اسی طرح جو بابت لا لا کا بھائی تھا یا ان کے جو ساتھی تھے وہ بھی اسی حکومت نے اور اسی حکومت کے اندر۔ جناب اسپیکر کی ایسے لوگ ہیں پورے بلوچستان میں خضدار میں قلعہ سیف اللہ میں ژوب میں جو اغوا کیے گئے یعنی ہر ڈسٹرکٹ میں بہت زیادہ لوگ کوئی ایسا ڈسٹرکٹ آپ کو نظر نہیں آیا گا کہ اس حکومت کے دوران میں وہ ہاں سے بندے اغوانہ نہیں ہوئے ہیں ہاں سے ٹارگٹ ٹکنگ نہیں ہوتی ہے وہاں سے اغوا برائے تاوان کوئی اسی طرح واقع نہیں ہوا ہے دیکھیے جناب اسپیکر ایک طرف حکومت یہ دعوے کرتی ہے دوسرا طرف اس قسم کی حالات ہے کہ کوئی بھی ڈسٹرکٹ میں حالات اور امن و امان وہ کنٹرول میں نہیں ہے۔ لیکن میں نہیں سمجھتا ہوں جناب اسپیکر کہ یا حالات کی ذمہ داری قبول کر کے اور حالات کو اسی انداز میں لیا جائے اور تسلیم کیا جائے کہ بلوچستان میں امن و امان کی حالت بدتر سے بدتر جا رہا ہے اور ان اضلاع میں بھی یہ عمل شروع ہو گیا ہے کہ جن اضلاع میں اس وقت اس بات کا تصور بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ ہمارے اس سائیڈ کے جو اضلاع تھے جو پشتون علاقہ تھا اس میں نہ اغوا برائے تاوان کا تصور تو نہیں ہو سکتا تھا کوئی دنبے کا چوری کوئی گائے کا چوری بھی نہیں ہوتا تھا لیکن وہاں اب ان چیزوں کو چھوڑ کے لوگ اغوا ہو جاتے ہیں۔ تو جناب اسپیکر موجودہ حکومت کے دور میں تو یہ اس کا یہ سمجھا جائے کہ وسیع ہو گیا اور پورے صوبے کو لپیٹ میں لے لیا لیکن جناب اسپیکر ان باتوں کے جو اتنے بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں اور اس طرح بڑے واقعات جب ہوتے ہیں یا واقعات کا تدارک کیا جائے یا اتنے بڑے دعوے نہ کر کے کہ دنیا کے سامنے اور پورا پاکستان کے سامنے اپنے آپ کو یہ دیکھاتے ہیں کہ ہم نے ایک پر امن صوبہ بنادیا۔ جناب اسپیکر! دوسرا بات یہ ہے کہ خاص اس معاملے کے ساتھ مسلک واقعہ کے ساتھ۔ جناب اسپیکر افسوس کی بات یہ ہے کہ اب تک حکومتی کسی بھی رکن نے لوحقین سے کوئی بھی اس قسم کی تسلی دینے کیلئے رابطہ بھی نہیں کیا ہے جناب اسپیکر! یعنی اتنے بڑے یہ جمیعت علماء اسلام کا حاجی عصمت اللہ ایک رہنماء ہے ہمارے سابق ڈسٹرکٹ ناظم قلعہ سیف اللہ کے گزرے ہیں اور بہت بڑا قبائلی شخصیت ہے لیکن اب تک پچلی سطح انتظامیہ سے لیکر چیف منٹر صاحب تک کسی نے بھی اب تک لوحقین کو تسلی دینے کیلئے یا ان کو کہ ہم یہ کوشش کرتے ہیں اور ان کو بازیاب کرانے کیلئے یا کوئی بھی رابطہ ہمدردی کیلئے اب تک کسی بھی ذمہ دار شخص نے

کسی بھی حکومتی رکن نے کسی بھی حکومتی ادارے نے اب تک لوحقین سے کوئی رابطہ نہیں کیا ہوا ہے نہ ان کو یہ حالات معلوم ہے کہ یہ کدھر لے گیا اور کہاں لے گیا اور کہاں ہو جاتا ہے۔ ابھی تقریباً مہینہ کے قریب یا پچھس دن کے قریب گزر گئے کہ ان لوگوں کا بھی تک یہ بھی نہیں ہے کہ یہ مشرق کی طرف لے گیا مغرب کی طرف لے گیا کدھر لے گیا کس کے پاس ہے۔ لہذا جناب اپسیکر اس قسم کی حالات کے حوالے سے اس قسم کے مجرمانہ غفلت میں نہیں سمجھتا ہوں کہ حکومت ان دعوے کی تصدیق ہوتے ہیں جو کہ حکومت روز جب اخبار میں آپ دیکھتے ہیں اٹھتے ہو صبح یہ نوید سناتے ہیں کہ ہم نے یہ امن و امان اور اس طرح امن قائم کر لیا کہ لوگ بالکل پر امن زندگی گزارتے ہیں جناب اپسیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے کئی بار یعنی جب اپریشن ضرب عزب شروع ہو رہا تھا ہماری پارٹی کے حوالے سے ہمارے عسکری قیادت اور سیکورٹی فورسز کے لوگوں سے جو ہمارے ملاقات میں تھے تو اس سے پہلے ہم نے اس کو اگاہ کر دیا۔ حکومت سے تو ہمارے کوئی وہ نہیں تھا کیونکہ ضرب عزب تو وہ شروع کرتے ہیں، ہم نے ان کو کہہ دیا کہ جب وہاں فائنڈوزرستان میں جب ضرب عزب شروع کرتے ہیں ظاہر بات ہے کہ وہاں سے تو لوگ بھگائیں گے جب بھگائیں گے تو ان کا کوئی اور راستہ ہے نہیں یہ آئیں گے بلوچستان کی طرف پھر خاص کر ثواب قاعہ سیف اللہ اور قلعہ عبداللہ اور زیارت اور لور الائی اور یہ علاقے اکنی لپیٹ میں آجائیں گے لہذا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کوئی علاقہ سے تو ان کو بھگا دیں۔ لیکن دوسرے علاقوں میں اگر وہ لوگ shift ہو جاتے ہیں تو ان بیچاروں کی زندگی یہ بھی پاکستانی ہیں لہذا اگر حکومت نے اگر سرکار اگر قومی ایکشن پلان کے تحت کوئی کارروائی کرنی ہے تو ٹھیک ہے تو پورا سیاسی قیادت نے اور پورا پاکستان کو یہ اجازت دی ہے لیکن اس کا مطلب نہیں ہے اپریشن کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اسی علاقے کو خالی کرالیں اور دوسری علاقوں کیلئے ان کے حفاظتی انتظامات اور ان کے تدارک کیلئے اور ان کے راستہ روکنے کیلئے انتظامات کیا جائے لیکن جناب اپسیکر اب ہمارا پورا علاقہ ان کی وجہ سے متاثر ہو گیا میں نہیں سمجھتا جناب اپسیکر کہ اگر یہ سلسلہ جاری رہا اور یہی حالت تو ہمارے علاقوں میں اگلے آنے والے دنوں میں یہ سلسلہ اور بڑھ جائیگا تو میں سمجھتا ہوں جناب اپسیکر ایک حکومت اپنے کو اس طرح نہ بنایا جائے کہ کہتے ہیں کہ ایسا معاملہ ہے کہ ہمارے بس۔۔۔ پھر جب آپ کے بس کی باتے نہیں ہے جب آپ کے سطح کی بات ہے نہیں تو پھر روز یہ دعوے اور اس طرح بتیں کرتے کیوں ہو۔ اگر حکومت اپنے آپ کو حکومت سمجھتے ہو اپنے آپ کو یہ سمجھتے ہیں تو ان اداروں تک رسید بھی آپ کی ہے کہ ان عسکری اداروں کو ان اپریشن کرنے والوں کو آپ ایک تجویز دے دیا جائے اکہ ہمارے علاقوں کو آپ نے خالی کرالیا لیکن ہمارے علاقوں پر یہ بوجھ کیوں ڈالتے ہیں اور اگر ہمارے علاقے ہو گئے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پھر ان کو خالی

کرامے گے پھر یہاں سے لوگ بھگائیں گے اور پھر دوسری علاقوں میں جائیں گے لہذا جناب اسپیکر میں چیف منسٹر صاحب اور حکومتی ذمہ داران سے میں اس Floor پر کہ اب تک اس سلسلے میں جونہ لواحقین سے کوئی رابطہ ہوا نہ اس پر حکومت کی کوئی پیش رفت نہیں ہوا۔ کوئی بھی ہمیں دیدیا جائے لہذا اس پر ان لوگوں کو کیونکہ وہ ہمارے محکمے کے انجینئرز ہیں ہمارے حکومت ہمارے وہاں کے خادم ہے اور باچا خان ایک ایسا پورے BDA میں اگر ایک اچھا جی ایم اچھا انجینئر تھا تو یہ باچا خان ہے اور اسی طرح یہ دوسرے لوگ جوان کے ساتھ ہیں ہمارے حاجی عصمت اللہ صاحب ہے جو بہت اچھے شخصیت کے مالک اور بہت اچھا۔ لہذا ان کے بازیابی کیلئے حکومت اپنی جو دعوے کرتے ہیں اسی دعوے کو تائید کرنے کیلئے اور اسی دعوے کو عملی جامعہ پہنانے کیلئے پوری طور پر اس کی بازیابی کیلئے کوشش کیا جائے۔ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر۔ جی شکر یہ۔ گورنمنٹ کی طرف سے۔۔۔۔۔

میر سرفراز احمد گنڈی (وزیر داخلہ و قائمی امور)۔ مولانا صاحب ویسے تو اس سیشن میں رکھا گیا تھا کہ law & order پر دون رکھیں گے پھر اس پر debate بھی ضرور کریں گے کہ ہم نے کیا دعویٰ کیا ہے اور دعووں میں کتنی سچائی ہے۔ جس طرح آپ فرمائے ہیں کتنا ہم نے جھوٹ بولا ہے حقائق آپ کے سامنے ضرور رکھیں گے لیکن فی الحال جو تحریک اتواء ہے جناب اسپیکر میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ تو آپ ہاؤں سے پوچھیں گے کہ اس تحریک اتواء کو منظور کیا جائے یا نہیں۔ کوئی شک نہیں کہ یہ بہت importance کا حامل مسئلہ ہے ہمارے انجینئرز ہیں ہمارے قبائلی شخص ہے جو ان غواہوئے ہیں لیکن میں اس ایوان کو آپ کے توسط سے یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ چیف سیکرٹری صاحب KP کے گورنمنٹ سے اور فیڈرل گورنمنٹ سے اس سلسلے میں رابطہ کریں اور فرنٹیئر کو بھی اس میں اپنا ایک role play کر رہی ہے میں مزید detail تو ظاہر ہے ادھر شاید نہ دے پاول۔ لیکن میں آپ کو اتنا ضرور یقین دلاتا ہوں اور مولانا صاحب کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ بہت جلد قوی امکان ہے کہ بحفاظت بازیابی جو ہے وہ انشاء اللہ و تعالیٰ ممکن ہو جائیگی۔ شکر یہ جناب۔

انجینئر زمرک خان اچکزی۔ اسپیکر صاحب شکر یہ۔ میں مولانا صاحب نے جو بات کی ہے اس تحریک اتواء پر ہمارے ہوم منسٹر صاحب نے بھی بات کی ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ صرف گورنمنٹ کو تقدیم کا نشانہ بنائے۔ صرف ہم صوبے کی حالات پر بات کرنا چاہتے ہیں یہ ضروری نہیں ہے کہ صرف یہ چھ سات بندے جو ہے یہ انغواء ہوئے ہیں ہمیں as whole بلوچستان کی حالات دیکھ لیں بہتر سے بہتر ہوا ہے یہ میں نہیں کہہ سکتا ہوں شاید بہتر ہوا ہو پچھلے گورنمنٹ سے لیکن ابھی آج کی حالات کو آپ دیکھ لیں اسی کا ایک سلسلہ یہ بھی ہے عید سے پہلے پیشیں میں

شیر محمد ٹپر کو قتل کیا گیا۔

زمرک خان میرے خیال میں ہوم ڈیپارٹمنٹ کیلئے ایک دن رکھیں گے اس میں سارے چیزیں بحث میں رکھیں گے۔

انجیمنٹ زمرک خان اچھزئی۔ جناب تحریک التوا میں ہم یہ بات کرنا چاہتے ہیں۔ پھر آپ امن وامان کے حوالے سے جو بھی آپ دن رکھیں گے اس پر علیحدہ بحث کریں گے تحریک التوا ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ already امن وامان کیلئے رکھرہ ہے ہیں تو اس میں اسی کو کر لیں۔ اس کو منظور کرنا ہے یا یقین دہانی پر۔۔۔ مطمئن نہیں ہے

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ قائد ایوان۔ زمرک خان دیکھ لینا ہمارے منشیر صاحب نے جو بتایا شاید بہت سی چیزیں ہیں جو process میں ہے ہم ایک دو دن کے بعد آپ کو بتاسکتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس تحریک کو منظور کریں اور کوئی دن رکھیں۔ حکومتی پیشوں کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ بس صحیح۔ اس کو پھر کرتے ہیں۔

آیا مشترک تحریک التوانبر 1 کو منظور کیا جائے؟۔

مشترک تحریک التوانبر 1 کو بحث کیلئے منظور کیا جاتا ہے۔ 6 تاریخ کو دو گھنٹے بحث کیلئے منظور کیا جاتا ہے۔ محترمہ حسن بانو صاحبہ اپنی قرارداد نمبر 69 پیش کریں۔

محترمہ حسن بانو رختانی۔ بہت شکر یہ جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ قرارداد نمبر 69۔

محترمہ حسن بانو رختانی۔ جناب اسپیکر! یہ صرف صوبہ بلوچستان کا ہی مسئلہ ہے نہیں تفتان یہ تمام ہمارے بلوچستان کا ہی مسئلہ ہے جب ہم ایران کے راستے جاتے ہیں وہاں سفر کرتے ہیں تو ایران کا جو بارڈر ہے وہاں زائرین کیلئے وہاں کے مسافروں کے لئے کوئی ایسا انتظام نہیں ہے جہاں انتظار کر سکے بالخصوص خواتین کیلئے وہاں پر نہ کوئی انتظارگاہ ہے نہ کوئی بیٹھنے کی جگہ ہے نہ کوئی وضو غانہ ہے نہ کوئی ایسی ضروریات ہے جس کیلئے میں اپنے قائدین سے حکومتی اس سے کہتی ہوں کہ اس طرف توجہ دیں وہاں پر جو ہیں وہ انتظامات وہ proper set کر سکیں اور بالخصوص جب ایران کا بارڈر ہم cross کرتے ہیں جو راہداری کے لوگ ہوتے ہیں وہاں کی جو ایرانی جو ہمارے وہاں کے لوگ ہوتے ہیں ہماری جو checking کرتے ہیں وہ انتہائی جو ہے نا وہ نازیبا

طریقے سے وہاں پر خواتین اور بچوں کی checking کے طریقے کرتے ہیں ان کے begs وغیرہ کھول کے ان کپڑوں کی ان کے checking کا انتظام کیا جاتا ہے تو اس سے بھی میں یہاں بیٹھے ہوئے لوگوں سے یہی کہتی ہوں کہ ان سے رابطہ کریں تاکہ ان کا جو checking کا طریقہ کارہے اس کا مہذب طریقہ اختیار کریں اور وہاں کی جو بنیادی سہولیات ہیں وہ جو ہے ناہمارے ہی لوگ اگر چاہیں تو اس کو بہتر اور اچھی طور بہتر کر کے پیش کر سکتے ہیں، thank you۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکریہ۔ میرے خیال میں زیارت وال کریم نو شیرودانی کو بولنے دیں، مختصر میر صاحب، پھر زیارت وال صاحب۔

میر عبدالکریم نو شیرودانی۔ thank you sir یہ قرارداد جو میری بہن نے جو پیش کیا تھا میں اس کی حمایت کرتا ہوں ساتھ ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو پیشل ہائی وے روڈ ہے وہ روڈ جو انگلینڈ کو بھی touch کرتا ہے پورپ کو بھی touch کرتا ہے کافی وہاں مشکلات ہیں۔ کیونکہ میرا اس علاقے سے تعلق ہے ماشکیل وہاں سے قریب ہے اور نوکنڈی اور تفتان میں بھی ہے وہاں انتہائی ضروری ہے دوسرا یہ ہے کہ ساتھ ساتھ میں یہ بھی انکو load کرتا ہوں آپ کے کہ یہاں آپ کے ہزار گنجی بھی، ہزار گنجی میں ڈیلی آپ کے سینکڑوں گاڑیاں یہاں سے سفر کرتے ہیں کراچی اور یہاں سے سندھ پنجاب اور آپ کے پیشل ہائی وے اس میں european countries میں یہاں پر بھی اس وقت ایسا صورتحال ہے کہ سینکڑوں بسیں جب یہاں نکلتے ہیں مسافروں روڈ پر بیٹھے ہوئے ہیں فٹ پات پر بیٹھے ہوئے ہیں کئی لوگوں کا ایکسیڈنٹ ہوا کئی بچوں کا بھی ایکسیڈنٹ ہوا وہاں نہ پانی ہے نہ وہاں کوئی ایسے ہوٹل ہیں نہ وہاں QDA نے کوئی arrange کیا ہوا۔ مسافروں کے لئے یہ دو اہم point ہیں۔ بے چارے ایسے ڈالتے ہیں اس کے اندر پاؤں پر ایسے اس کو دباتے ہیں یہاں اربوں روپے کا جو ہر جوں میں خرچ ہوتا ہے مگر روڈ ہے نہیں۔ انہی کا کام ہے کہ وہاں جا کر سمجھ گیا یہ انتظام کریں آرام گاہ، پانی کا انتظام کریں اور ایک rest house بننا چاہیے جو کہ وہاں وہ ساتھ ساتھ ہزار گنجی کا یہ ضرور ہے کہ سینکڑوں لوگ نہیں بلکہ ہزاروں لوگ سفر کرتے ہیں، thank you جناب اسپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی آپ کا point آگیا ہے جی شکریہ میر صاحب، زیارت وال صاحب۔ عبدالرحیم زیارت وال (وزیر قانون و پارلیمنٹی امور)۔ شکریہ جناب اسپیکر محترمہ حسن بانو صاحبہ جو قرارداد لے آئی ہیں واقعتاً بارڈر کے حوالے سے اگر وہاں کوئی گیا ہو یہ اہمیت کا حامل ہے اور یہ سہولیات کو محترمہ نے جن سہولیات کا ذکر کیا ہے یہ سہولیات وہاں پر ملنی چاہیے میں محترمہ کے سامنے عرض یہ رکھنا چاہتا ہوں کہ ستمبر کی چار

تاریخ کو، ہم ایکنک میں 31 ارب کی منظوری لے چکے ہیں جس میں آپ کا وہ بارڈر، طورم بارڈر، چین بارڈر اور تبتان بارڈر ان تمام پر ہم ہر قسم کی سہولیات ان کو فراہم کریں گے ٹرانزٹ ٹریڈ کے حوالے سے اور یہاں پر نئی چیزیں تعمیر ہو گی اب اس کا جو ڈیزائن ہے جو چیزیں جس طریقے سے ہم وہاں لگوانا چاہتے ہیں وہ انشاء اللہ اسی سال کے دوران اس کا کام شروع ہو جائیگا اور جو سہولیات محترمہ جن کا ذکر کر رہے ہیں اس سے بڑی سہولیات ہر بارڈر پر ہمارے لوگوں کو ٹریڈ کے حوالے سے ٹرانزٹ ٹریڈ کے حوالے سے سفر کے حوالے سے ہر حوالے سے وہ ہم ان کو مہیا کریں گے تو قرارداد کے حوالے سے میں محترمہ گزارش کروں گا کہ وہ اس پر زور نہ دیں ایک چیز منظور ہو چکی ہے تو لہذا اس کی ابھی وہ نہیں رہی ہے باقی جو انشاء اللہ تعالیٰ ہم وہ کریں گے اور وہ ہو جائیگی اور اس سال یہ کام شروع ہو جائیگا ایکنک میں ہم اس کی منظوری لے چکے ہیں 31 ارب روپے کا

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکریہ زیارت وال صاحب، مطمین ہے اس پر ۔۔۔۔۔

اپوزیشن لیڈر۔ جناب اسپیکر جو قرارداد حسن بانو صاحبہ نے لایا ہے اگر منستر قانون اور پارلیمانی امور زیارت وال صاحب اگر کہتے ہیں کہ ان کے لئے already ہمارے وہ کام شروع ہے تو ظاہر بات ہے کہ قرارداد پر زور دینے اور دینے سے کیا یعنی اگر ایک قرارداد منظور ہو جاتا ہے تو فرق تو نہیں پڑتا ہے اس کی اور تائید ہو جاتا ہے تو قرارداد منظور ہو جائے قرارداد سے تو کوئی اس کو نقصان نہیں پہنچتا ہے ان کے اقدامات کی تائید کرتے ہیں اور ہم ان کا شکر گزار بھی ہونگے کہ انہوں نے پہلے سے اس کے ذہین بنایا ہوا ہے اور اسمبلی قرارداد ان کی تائید میں اور اضافہ کر دی گی جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ میرے خیال میں already وہ چیزیں ہو رہی ہیں تو میرے خیال ضرورت نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب اسپیکر بنیادی طور پر چونکہ ہم یہی قرارداد اسلام آباد کو بھجوائیں گے مرکزی گورنمنٹ سے وہ کریں گے boarder trade کے حوالے سے ہے تو already وہ کہیں گے کہ جو کچھ already ہم کر چکے ہیں اس کے حوالے سے آپ بھجوار ہے ہو تو میں وہ چیز آپ کے knowledge میں لانا چاہتا ہا آپ کی طرف سے اس پر جو کاروائی ہو گی آپ letter بھجوائیں گے۔ یہ اسلام آباد جائیگا حکومت کہے گی کہ یا را یہ ہم پہلے سے کر چکے ہیں اور اس کے علاوہ بھی اس پر کام بھی ہے ابھی کام بھی شروع ہوا ہے اس وقت اس پر کام جاری ہے کچھ چیزوں کی مرمت کردی گئی ہے اور باقی جو سہولیات

ہیں وہ بھی دینے کے لئے ایک معنی میں وہ شروع ہو چکا ہے اور مزید سہولیات اور پروگرام ہے وہ بھی انشاء اللہ شروع ہو جائیگی تو اس حوالے سے اچھا نہیں لگتا کہ ایک چیز جو آپ بھجوائیں گے اور وہ پہلے سے وہ کرچکے ہوں اور اس کے لئے فنڈ مختص ہوا اور وہ اس پر کام شروع کرنے والے ہوں تو اس حوالے سے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ شکر یز زیارت وال صاحب۔

آغا سید لیاقت علی۔ یہ جو میری بہن نے کہا کہ جب ہم boarder cross کرتے ہیں ایران کی طرف جاتے ہیں تو بڑی اس میرے خیال میں یعنی سب سے زیادہ کم تر حیثیت ہمیں دیتا ہے اور بڑی اس میں تو وہ اس میں یہ ہے جناب میں ایک عرض کرنا چاہتا ہے کہ چیف فلٹر صاحب اور چیف سیکرٹری صاحب دونوں تشریف رکھتے ہیں ایران کا ایک وفد ہر سال آتا ہے یہاں پر وہ boarder trade پر بھی بحث کرتا ہے اور ان چیزوں پر بھی وہ بحث کرتا ہے میری اس سلسلے میں ایک استدعا ہے کہ اگر وہ وفد آجائے تو کم سے کم ہمارے سے رائے لی جائے کہ آپ کو difficulties یہ ہیں جس پر باقاعدہ بحث ہونی چاہیے اور اس جو وفا آیا گا اس کے سامنے ہمیں اپنی points رکھنا چاہیے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ یہ تو کوئی اور چیز ہے اسکے لئے آپ کوئی قرارداد لا میں پھر اس پر مولا نا و اسح صاحب اسکو میرے خیال میں already اس پر کام ہو رہا پھر ضرورت نہیں حکومت کی یقین دہانی کے بعد۔ میر عبدالکریم نوشیر وانی۔ جناب اسپیکر! نہیں نہیں ایسا ہے کہ صوبائی گورنمنٹ اس قرارداد کو پاس کر کے دیکھیں وفاتی گورنمنٹ لکھ دیں یعنی شیشل ہائی وے اتحاری کو یہ جو بین القوامی route ہے آپ لوگوں کے پاس extra fund بھی ہے میں بھی ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ تو وہ منظور ہوئے ہیں، میر صاحب بیٹھ جائیں۔ آپ میرے خیال میں نہیں سن رہے میر کریم نوشیر وانی صاحب، میر کریم نوشیر وانی صاحب سنے، میر کریم نوشیر وانی صاحب آپ میرے خیال میں سنتے نہیں زیارت وال صاحب نے کہا کہ ECNIC نے منظور کیا ہے فیڈرل گورنمنٹ نے بلوچستان نے نہیں، ہو گیا ہے ہو گیا، ٹھیک ہے ایک منٹ میر صاحب بیٹھیں، میر صاحب بیٹھیں میرے خیال میں حکومت کی یقین دہانی کے already۔

اپوزیشن لیڈر۔ جناب اسپیکر بہت اچھی بات ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ already ہو رہا ہے اور کام بھی ہوا ہے اور منظور بھی ہوا ہے۔ اپوزیشن لیڈر۔ میری عرض ذرا سن لمحیے یعنی اس قرارداد کو پاس کرنے سے

نقضان نہیں ہوتا ہے مزید ان کو تقویت مل جاتا مزید ایک۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ نہیں already, ECNIC نے اس کو منظور کیا ہے وہ کہیں گے بلوجستان

اسمبلی اتنا بے خبر ہے کہ وہ چیزوں کا ان کو پتہ نہیں کہ وہ پھر بھی ہمیں بھیج رہے ہیں جو چیز منظور ہوا ہے دوبارہ بھیجنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔۔

اپوزیشن لیڈر۔ جناب اسپیکر یہ پاکستان ہے شاید پھر یہی زیارت وال ادھر ہی۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ پاکستان اس طرح نہیں ہے میرے خیال میں نمائادیتے ہیں حکومت کی یقین دہانی پر، شکریہ، حکومت کی یقین دہانی، میر صاحب! بیٹھیں کارروائی کو آگے بڑھاتے ہیں ناں۔ جی شکریہ۔

قائدِ ایوان۔ میں اس چیز کی تردید کرتا ہوں پتہ نہیں میر صاحب کہاں کا reference رہا ہے کہاں بائیں ارب روپے lapse ہو چکے ہیں وہ ایک ذمہ دار آدمی ہے PSDP کا کہاں بائیں ارب روپے lapse ہو چکے ہیں جتنی ہماری maximum provincial کو لے لیں یہ میر صاحب یہ اسمبلی کا Floor ہے خدا کیلئے آپ آکے ہمارے ساتھ، آپ بیٹھ جائیں نا میں بات کر رہا ہوں، سراس کو ہمارے ساتھ بیٹھا لو، سر یا اس کو Floor دیدیں یا مجھے Floor دیدیں۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ نو شیروالی صاحب آپ اس طرح نہیں اٹھیں chair سے اجازت لیکے پھر آپ بات کریں، آپ بیٹھیں میر صاحب، میر صاحب آپ بیٹھے، اس طرح آپ کرتے ہو اس طرح تو نہیں چلتا جب قائدِ ایوان کھڑے ہوئے ہیں پھر وہ اس میں نہیں بولا جاتا ہے درمیان میں اٹھ کے۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور۔ جناب اسپیکر بنیادی طور پر عرض یہ ہے جب leader of the House پر وہ خود کھڑا ہو اور بات کر رہا ہو اور ایک چیز کو وہ کر رہا ہو آپ کے توسط سے کہ آپ انکو ہمارے پاس آپ خود درمیان موجود ہوں ان کو بیٹھا کیں کہ یہ میسے کہاں lapse ہوئے ہیں یا اسمبلی کی Floor ہے اور اس Floor پر ہم جواب دہ ہیں اس کا حساب دینے کیلئے اب ادھر کی باتیں کروادھر کی باتیں کر کے اس طریقے سے نہیں ہوا کرتا ذمہ داری سے بات ہونی چاہیے ذمہ داری بات کرنی چاہیے۔ پتہ نہیں کس روڈ پر کس آدمی نے کیا کہا ہے اب اس کو Floor پر لا کے بغیر کسی ثبوت کے بغیر کسی اس کے اس طریقے سے نہیں ہوا کرتا دوسرا بات یہ ہے یا آپ کا ہاؤس ہے اس کا اپنا ایک decorum ہے اور leader of the House ہے اور وہ خود بول رہا ہے تو سننا چاہیے بعد میں اٹھ کے آپ سے point of order پر اگر کوئی چیز ایسی ہو تو وضاحت مانگ سکتا ہے لیکن اس کے علاوہ اور کیا کیا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکریہ زیرتوال ہاؤس میں یہ چیز ابھی ہمیں زیب نہیں دیتا معاشرہ ممبر ان ہیں اگر کوئی بات کر رہا ہے اسی ون قائد ایوان جب بات کر رہا ہو کوئی درمیان میں نہیں اٹھیں اگر کوئی بھی بات کر رہا ہے اس کو complete کرنے دو بعد میں بات ہمیں مجبور نہ کریں کسی کو ہم سارجنٹ بھیج کے نکالیں یہ ہمارے لئے بھی اچھا نہیں ہاؤس کے لئے بھی اچھا نہیں ہے یہ آئینہ دہ اس کو وہ نہیں کریں کہ کوئی بات کریں اس کو complete کرنے دیں پھر گر کسی نے بات کرنی ہے chair, kindly سے اجازت لیں اس طرح ہم لوگ جیسے ہم لوگ پتہ نہیں کیسے بازار میں بیٹھے ہیں ہر بندہ اٹھ کے۔ قانون پاس ہے قانون میں میں یہ ہے کہ chair کی اجازت کے بغیر آپ ایک لفظ بھی بول سکتے اس کو follow کرنا ہے آپ لوگوں نے۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب اسپیکر آپ کو کوئی آدمی یہاں بیٹھ کے جو بات کرے آپ اس کا بھی جواب نہ دیں یہ اس کی اپنی ذمہ داری ہے اگر کسی آدمی نے کوئی بات کرنی ہے یہ اس کا right ہے وہ اٹھ کے بات کر سکتا ہے اور وہ ریکارڈ پر آسکتا ہے یہاں بیٹھ کر ہم جو بھی بتیں کریں گے وہ نریکارڈ کا حصہ ہے اور نہ اس کا میں اور آپ میں سے نہ کوئی اس کا ذمہ دار ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکریہ، قرارداد نمبر 69 کو حکومتی یقین دہانی کے بعد نہادیا جاتا ہے۔ محترمہ شاہدہ رووف۔ جناب اسپیکر آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں اس سے پہلے کہ آپ سرکاری کارروائی کی طرف آ جائیں، کیونکہ آگلا ایجنسڈ اوہی ہے ڈینفس ہاؤسنگ اتحاری کوئی کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 جس کو یہ قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے exempt قرار دلانا چاہتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ میں ایک دفعہ پیش کروں گا پھر۔۔۔ محترمہ شاہدہ رووف۔ نہیں نہیں یہ پیش ہو گا اس لئے نہیں ہو گا اسپیکر صاحب کہ یہاں پر ہاؤس کی کمیٹیز بھی ہوئی ہیں آپ اس وقت۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ محترمہ آپ مجھے پیش کرنے دیں پھر اس میں کوئی objection ہے پھر بات کر لیں، جی شکریہ، وہ ہو گیا ہے وہ نہادیا گیا ہے ختم، اب بات نہیں کر سکتے ہیں وہ ہو گیا ہے نا اس پر آپ نے بات کر لیا، جی شکریہ کارروائی کو آگے بڑھانا ہے ہم نے۔ (ماہیک بند۔ شور۔ شور)۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ نہیں نہیں کوئی شعر نہیں محترمہ آپ بیٹھ جائیں۔ جناب اسپیکر اب آخر میں ایک شعر ہو جائے۔ کیونکہ میں جارہا ہوں۔ میر عبدالکریم نوشیر والی۔ جناب قائم مقام اسپیکر۔ نہیں نہیں کوئی شعر نہیں ہے۔ نہیں یہ محترمہ آپ بیٹھ جائیں۔ ایک منٹ اس

کارروائی کو بڑھاد دیتے ہیں جی محترمہ آپ نے اس تمام بات نہیں کیا اب نمایا گیا اس وقت بات کرتے۔

(محترمہ حسن بنور خشنا بغير مانیک کے بولتی رہیں)

جناب قائم مقام اسپیکر۔ وہ ہو گیا ناں کام ہوا ہے تو آپ نے اس پر بات کیا ہے۔ محترمہ اب rules کے مطابق ہو گیا ہے ناں دوسری بات آپ کو جب Feasibility پر بولنے کا اجازت دیا اس میں ساری چیزیں ہیں ابھی آپ چاہتے کیا ہے کیا اس میں ہونا چاہیے۔ جی گورنمنٹ نے اس پر کام کیا ہے شکریہ آپ کا۔ ایک منٹ میر صاحب بیٹھیں بیٹھیں ایک منٹ وہ میر صاحب کارروائی آگے بڑھانے دیں ناں میر صاحب بیٹھیں میر صاحب بیٹھیں ایک منٹ سرکاری کارروائی کر لیتے ہیں پھر آپ اس کے بعد۔

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ۔ اس میں جو خواتین اور بچوں کی جوبات ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ اس پر ولنگ آچکی ہے آپ اس پر بات نہیں کر سکتے ہو ہو گیا ہے ایک منٹ سر نہیں نہیں اس کو لمبا کریں گے چھوٹیں سرکاری کارروائی کر کے ایک منٹ اس کو کرنے دیں پھر آپ کو دے دیتا ہوں۔

میر رحمت علی صالح بلوچ (وزیر حسٹ)۔ میرا جو Constituency وہ پورا ایوان بارڈر سے لگتا ہے بلکہ یہ گزشتہ کئی دنوں سے ایران سے ایک خوف وہ راس پھیلا یا ہے بھلا اشتعال اس سے تمام آبادی پر ہر رات را کٹ بازی ہوتی ہیں تو لہذا میں اسمبلی فلور پر احتجاجاً اس کی مذمت کرتا ہوں کہ سارے نہتے لوگ ہیں اور وہاں پر بارڈر میں جو رہ رہے ہیں اس طرف پاکستان کا ایریا ہے اس طرف ایران ہے۔ بلا اشتعال 40 کلومیٹر 35 کلو میٹر ہر رات گولہ باری اور یہ ایک خوف وہ راس پھیلارہے ہیں تو میں گزارش کرتا ہوں قائد ایوان سے کہ وہ خارجہ مনسٹری یا federal ministry سے رابط کریں اور ان چیزوں کی روک تھام ہوتا کہ وہاں غریب لوگ اور چر واں میں اور اس سے مزدور لوگ وہ سارے زخمی ہو رہے ہیں اور خواتین اور بچے خوف وہ راس میں ہیں خوف کا ماحول ہے تو میں وہی پر تھا میں آج ہی آ رہا ہوں تو لوگوں کی بڑی ایک شکایت تھی۔ میں نے ان کو یقین دہانی کرائی کہ میں اسمبلی فلور پر اس مسئلے کو اٹھاتا ہوں اور اس مسئلے کو حل کی جانب لے جانے کی کوشش کروں گا۔

شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکریہ۔ سرکاری کارروائی۔ وزیر شہری اور دہی ترقی و منصوبہ بندی اور بلدیات ڈپنسن ہاؤنگ سوسائٹی کوئٹہ کا مسودہ قانون 2015 مصروفہ (مسودہ قانون نمبر 20 مصروفہ 2015) کے متعلق تحریک پیش کریں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین (وزیر بلدیات)۔ میں ڈیفس ہاؤسنگ اتحاری کوئٹہ کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 20 مصدرہ 2015) پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ ڈیفس ہاؤسنگ اتحاری کوئٹہ کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 20 مصدرہ 2015) پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ وزیر شہری اور دہی ترقیاتی و منصوبہ بندی اور بلدیات ڈیفس ہاؤسنگ اتحاری کوئٹہ کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 20 مصدرہ 2015) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔ وزیر بلدیات۔ میں ڈیفس ہاؤسنگ اتحاری کوئٹہ کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 20 مصدرہ 2015) کو بلوجستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار محیریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ آیا ڈیفس ہاؤسنگ اتحاری کوئٹہ کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 20 مصدرہ 2015) کو بلوجستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار محیریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے۔ (تحریک منظور ہوئی)۔ ڈیفس ہاؤسنگ اتحاری کوئٹہ کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 20 مصدرہ 2015) کو بلوجستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار محیریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے۔ point of order جناب اسپیکر میں پہلے بھی کھڑا ہوا تھا۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ ہاں شاہدہ پہلے اس میں منظر صاحب سے کچھ کریں گے پھر۔ محترمہ شاہدہ رووف۔ منظر صاحب یہاں بیٹھیں ہیں I am not confirm اسی لیے میں چاہتی تھی کہ وہ یہاں بیٹھ رہے سنیں اور اس کے بعد اگر واقعی اس بات میں صداقت ہے تو اس کے لیے Please action آج کل ہمارے جو اسکول ہیں Private schools۔

ان میں یہ چیز پہلی ہوئی ہے کہ وہ English medium کے بچے جو ڈیل میں ہے 8th میں ہیں ان کا بورڈ paper ہوگا اور اس وقت میری معلومات کے مطابق 1170 اسکولز آپ کے ہیں جو English medium کے اسکول count کیے جاتے ہیں اور جن میں ہر اسکول اپنا syllabus پڑھا رہا ہے کچھ کتابیں Oxford کی ہے کچھ Gomel کی ہے کچھ کسی اور کی ہیں یعنی مجھے سمجھ یہ نہیں آیا اور جس کی وجہ سے Confusion یہ پیدا ہوئی Parents میں بھی بچوں میں بھی Even teacher بھی ابھی

تک Clear نہیں ہے کہ 8th اور 5th کے جو بورڈ کے Exams ہونے جا رہے ہیں جو بلوچستان بورڈ آپ کا آپ کے Institutions آپ کا syllabus بلوچستان بورڈ کا نہیں پڑھا رہے ہیں ان کو جو ہر اسکول کا اپنا syllabus ہے even اگر میں Convent code کروں تو وہ 9th اور 10th ہر اسکول کا ٹائم بل جائے تو اگر منستر صاحب کے Knowledge میں 8th پر شروع کر دیتے ہیں تاکہ بچوں کو تین سال کا ٹائم بل جائے تو اگر منستر صاحب کے یہ بات ہے کہ جتنے بھی کیونکہ اس سے پہلے یہ ہوتا تھا کہ Urdu medium کے بچوں کا جو ہے وہ English medium paper کے تھے وہ اسکول paper لے جاتے تھے بورڈ کے Exams اور جو Rumors Through examinations کو دے کر 9th چلے جایا کرتے تھے اس یہ Conform ہوئی ہیں اس کو Rumors میں اس لیے کہہ رہی ہوں کہ یہ teachers میں جو بے چینی پائی جاتی ہیں اس کو کہ آپ اس پر بات کریں اور Parents اور بچوں میں please دور کریں کہ آیا ایسا ہو رہا ہے اور اگر یہ واقعی ایسا ہو رہا ہے تو اس میں نے کیا rules بنائی ہیں کس حساب سے کونسا paper بننے جا رہے ہیں اور کس syllabus کو Flow کیا جائیگا۔

جناب قائم مقام اسیکر۔ جی شکر یہ محترمہ منستر صاحب اگر مختصر کر دیں۔

مشیر تعلیم۔ میرے خیال میں یہ ایسی بات ہے جس کے لیے ہم لوگوں نے کافی عرصے سے اس پر توجہ دی ہے اسکوں کا Component نہ صرف بلوچستان میں بلکہ پنجاب میں پشتوخواہ صوبے میں سندھ میں کشمیر میں ہر جگہ یہ ایک سلسلہ چل پڑا ہے اور پنجاب میں تقریباً 50% سے زیادہ اسکوں level primary level private university level سے لے کر university level تک بچوں کو تعلیم دے رہے ہیں ہمارے بلوچستان میں بھی Privet sector کے اسکوں ہیں جس کا Component ہم یہ سمجھ رہے ہیں کہ شاید بہت کم ہے نہ بزر کے حوالے سے ہمارے پاس اتنی figures نہیں تھی یہاں اسکوں بنتے تھے اور ہمیں پتہ نہیں ہوتا تھا۔ ہم ہم معنی یہ ہے کہ اس دوساروں میں جتنے اسکوں بننے ہوئے ہیں شاید ہم سے وہ نہیں لیا ہے۔ یہ پرانے اسکوں ہیں جو 20-20 سال 15-15 سال 18-18 سال سے بلکہ اس سے بھی زیادہ پہلے سے یہ کام کر رہے ہیں یہ مختلف قسم کی آپ کی بات صحیح ہے کہ مختلف قسم کے یہ کتابیں پڑھاتے ہیں لیکن بک پڑھاتے ہیں کسی گاوا میں پڑھاتے ہیں کوئی یہ چیز بھر پڑھاتا ہے کوئی Oxford پڑھاتا ہے ان کی Approach بھی مختلف ہے اس سے پہلے اس کی Regulations نہیں تھی اب بلوچستان کی حکومت نے ہماری Collation government regulations کے لیے اس کو کرنے کے لیے

طریقہ کار بنایا ہے ہم نے بل پیش کرنا ہے Cabinet میں یہ بل Already پیش ہو چکا ہے Baluchistan private school regularity authority registration and authority کے نام سے authority کے بعد تمام اسکولوں کے پرائیویٹ اسکولوں کی registration ہو گئی۔ اس کی regulations ہو گئی جو ہمیں لے رہے ہیں اس کے مطابق جو بھی Delivery دے رہے ہیں subject کے حوالے سے teaching کے حوالے سے بچوں کو اسی کے ماتحت لا جائیگا جتنے بھی اسکول بنیں گے اس کے Schooling کی enviorment کو دیکھا جائے گا Capacity teacher کی Delivery کو دیکھا جائیگا اور ان کی Assessment کے حوالے سے کہ جو چیز ہم Public scoters میں لارہے ہیں اسی قسم کی امتحانات کے طریقہ کار ہو گا اور اسی امتحانات کے طریقہ کار سے بچے آنکھیں گے ہاں البتہ ایسا ہے کہ کچھ اسکول ہمارے فیڈرل اسکولوں کے فیڈرل بورڈ کے ساتھ Affiliate ہے کچھ اسکول ہمارے Provincial board کے ساتھ کوئی کے بورڈ کے ساتھ Regularized ہیں تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس کو کرامیں اس کی باقاعدہ رجسٹریشن ہوان کی باقاعدہ Moniatreng ہوان سے باقاعدہ ہم Feedback لیں اور جو بچے جو فیڈرل کے ساتھ ہیں جہاں جہاں ہماری ضرورت پڑتی ہے ہم اس کو ٹھیک کرنے کی طرف کوشش کر رہے ہیں گورنمنٹ کی توجہ اس کی طرف ہے انشاء اللہ الگ چند نوں میں یہ بل بھی آپ لوگوں کے سامنے آ جائیگا تو پھر انشاء اللہ اس پر سیر بحث آپ کر لیں۔

جناب قائم مقام اپیکر۔ جی شکر یہ منظر صاحب اس میں اگر کوئی مسئلہ ہے اس میں۔

محترمہ شاہدہ رووف۔ نہیں جناب اپیکر صاحب میں ان سے یہ پوچھنا چاہرہ ہوں کہ میرے پاس

اس کا ایک Delegation آیا ہے اور Parents آئے ہیں جو بڑی تعداد میں۔ ان Confuse کے جن کو ابھی تک نہیں پتہ۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہرہ ہوں کہ اس کو آپ نے جو کچھ کہا یہ بالکل اچھا ہے ا کہ اس دفعہ agree کے بچے بلوچستان بورڈ کے paper دے رہے ہیں یا

نہیں بس میرا یہ question ہے۔

مشیر تعلیم۔ دیکھیں یہ سوال ہمارے پاس بھی آیا ہے Parents ہمارے پاس بھی آئے ہیں

teacher ہمارے پاس بھی آئے ہیں ہم اسکو Regulate کرنے کی طرف جا رہے ہیں لیکن اب جو بھی ہمارا کام ہو رہا ہے Public sector کی اسکولوں کو Privet sector کے اسکولوں

کوہم ایک ہی page پر لارہے ہیں کوشش ہم یہ کر رہے ہیں کہ ایک ہی قسم کا امتحان ہو کچھ اسکول ایسے ہیں جو Qualify کرتے ہیں میرے خیال میں آپ کو Mislead کیا گیا ہے۔ ہم کوشش یہ کر رہے ہیں کہ بلوچستان کے اندر جتنے بھی بچے تھے primary level پر کبھی اس کے امتحانات ہوتے تھے اسکوں کے level پر پھر بعد میں مذکور کے امتحانات ہوتے تھے Inspected کے لیوں پر میٹرک کے اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات ہوتے تھے۔ بورڈ کے level پر یہ لوگ جواب امتحان دے رہے ہیں یہ پانچویں کے امتحان اور آٹھویں کے امتحان کی طرف تیار نہیں کر رہے ہیں کوشش یہ کر رہے ہیں کہ ہمارے involvement ہے ہم نے ان کے ساتھ فیصلہ یہ کیا ہے کہ یہ بچے جو آپ لوگوں نے پڑھائے ہیں سارے سال - یہ books کے GABA کے books سے امتحان دینا چاہتے ہیں یا چیلنجر کے اس سے دینا چاہتے ہیں یا oxford کے لیکس بکس سے دیتے ہیں تو ہم اس کو Allow کر رہے ہیں اس دفعہ لیکن Next years میں خاص Pattern پر آئیں گے اور امتحان دیں گے تاکہ میٹرک پر جب آئیں ہمارے پاس ایک ہو پرائیویٹ اسکولوں کی طرف سے کوہم امتحان دے سکیں۔ Minimum standard

جناب قائم مقام اسپیکر۔ زیرے صاحب بیٹھ جائیں میرے خیال میں اس کو محترمہ محترمہ۔

محترمہ شاہدہ رووف۔ جناب اسپیکر صاحب میں صرف ایک بات کہنا چاہتی ہوں کہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ ایک منٹ آپ سنیں آپ بیٹھ جائے اس time میرے خیال میں آپ مطمئن نہیں ہو رہے ہیں ایک وہ۔ اجلاس ایک گھنٹے کے بعد دوبارہ بلایا جا رہا ہے ہتواس میں پھر آپ لوگوں کو موقع دیں گے اس پر اگر منستر صاحب کو سمجھا سکیں آپ کو بھی time دے دیں گے زیرے صاحب۔ ایک گھنٹے کے بعد دوبارہ آپ کو دے دیں گے جی شکر یہ زیرے صاحب۔ اب اسمبلی کا اجلاس آج بروز جمعرات مورخہ کیم اکتوبر 2015 بوقت شام 6 بجکر 30 منٹ تک متوجہ کیا جاتا ہے۔

کارروائی بروز جمعرات مورخہ کیم اکتوبر 2015 بوقت شام 6 بجکر 30 منٹ۔

سلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔ جناب قائم مقام اسپیکر۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
يَا يٰهَا الَّذِينَ امْنُوا لَا تَتَخَلُّو اِلٰهُوْدَ وَ النَّصَارَىٰ اَوْ لِيَاءَ مَعْصُمٍ اَوْ لِيَاءَ بَعْضٍ ط وَ مَنْ يَتَوَلَّهُمْ
مِنْكُمْ فَإِنَّهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّلِيمِينَ ۝ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ط

(پارہ نمبر ۲ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۵)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم یہود و نصاری کو دوست نہ بناؤ، یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے وہ پیش ک انہی میں سے ہے، ظالمون کو اللہ تعالیٰ ہرگز راہ راست نہیں دکھاتا۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جواک اللہ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ سرکاری کارروائی۔ Defence housing authority quetta کا مسودہ قانون، مصدرہ 2015، مصدرہ قانون نمبر 20 مصروفہ 2015 کا منظور کیا جانا۔ وزیر شہری و دیہی ترقی و منصوبہ بندی اور بلدیات اسمبلی کی قواعد و انصباط کار کے قاعدہ نمبر 225 کے تحت Defence housing authority quetta کے مسودہ قانون مصدرہ 2015، مصدرہ قانون نمبر 20 مصروفہ 2015 کے متعلق تحریک پیش کریں۔

سردار غلام مصطفی خان ترین (وزیر شہری و دیہی ترقی و منصوبہ بندی اور بلدیات)۔ میں وزیر شہری و دیہی ترقی و منصوبہ بندی و بلدیات تحریک پیش کرتا ہوں کہ اسمبلی کی قواعد و انصباط کار کے قاعدہ نمبر 225 کے تحت Defence housing authority Quetta کا مسودہ قانون مصدرہ 2015۔ مسودہ قانون نمبر 20 مصروفہ 2015 کو ذیل تحریک پیش کرنے میں جملہ تقاضوں سے مستثنی قرار دیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ تحریک پیش ہوئی۔ آیا اسمبلی کی قواعد و انصباط کار کے قاعدہ نمبر 225 کے تحت Defence Housing Authority Quetta کے مسودہ قانون مصدرہ 2015 مسودہ قانون نمبر 20 مصروفہ 2015 کو ذیل تحریکات پیش کرنے کے معنی جملہ تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟

جواب۔ ہاں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ تحریک منظور ہوئی۔ اسمبلی کی قواعد و انصباط کار کے قاعدہ نمبر 225 کے تحت Defence Housing Authority Quetta کے مسودہ قانون مصدرہ 2015، مسودہ قانون نمبر 20 مصروفہ 2015 کو ذیل تحریکات پیش کرنے میں معنی جملہ تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔ وزیر شہری و دیہی ترقی و منصوبہ بندی اور بلدیات Defence Housing Authority Quetta کے مسودہ قانون مصدرہ 2015 مسودہ قانون نمبر 20، مصدرہ 2015 سے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر شہری و دیہی ترقی و منصوبہ بندی اور بلدیات۔ میں وزیر شہری و دیہی ترقی و منصوبہ بندی و بلدیات تحریک پیش کرتا ہوں کہ Defence Housing Authority Quetta کے مسودہ قانون مصدرہ 2015 کو فوراً ریغور لا جائے۔ مسودہ قانون نمبر 20 مصدرہ 2015 کو فوراً ریغور لا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ تحریک پیش ہوئی۔ آیاں Defence Housing Authority Quetta کے مسودہ قانون، مصدرہ 2015 مسودہ قانون نمبر 20 مصدرہ 2015 کو فوراً ریغور لا جائے؟

جواب۔ ہاں

جناب قائم مقام اسپیکر۔ تحریک منظور ہوئی۔ Defence Housing Authority Quetta کے مسودہ قانون، مصدرہ 2015 مسودہ قانون نمبر 20 مصدرہ 2015 کو فوراً ریغور لا جاتا ہے۔ وزیر شہری و دیہی ترقی و منصوبہ بندی اور بلدیات Defence Housing Authority Quetta کے مسودہ قانون، مصدرہ 2015 مسودہ قانون نمبر 20 مصدرہ 2015 سے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر شہری و دیہی ترقی و منصوبہ بندی اور بلدیات۔ میں وزیر شہری و دیہی ترقی و منصوبہ بندی اور بلدیات Defence Housing Authority Quetta کے مسودہ قانون، مصدرہ 2015 مسودہ قانون نمبر 20 مصدرہ 2015 کو منظور کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ تحریک پیش ہوئی۔ آیاں Defence Housing Authority Quetta کے مسودہ قانون، مصدرہ 2015 مسودہ قانون نمبر 20 مصدرہ 2015 کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ تحریک منظور ہوئی۔ Defence Housing Authority Quetta کے مسودہ قانون، مصدرہ 2015 مسودہ قانون نمبر 20 مصدرہ 2015 منظور کیا جاتا ہے۔ ذیکر بجائے گئے۔ میرے خیال میں، ایک منٹ، ایک ایک کر کے۔ سب کو ہم ٹائم دیں گے۔ Time ہے ہمارے پاس۔ اب زمرک خان بات کریں گے۔ پھر آپ سب کو وقت دیا جائیگا۔

انجینئر زمرک خان اچھنئی۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ میں point of order پر ایک issue اٹھانا چاہتا ہوں۔ اُس سے پہلے اس میں گورنمنٹ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بلوچستان کے عوام کیلئے ضروری ہے کہ ایسے companies اور ایسے development investors آ جائیں کہ بلوچستان

کیلئے ایک اچھی سی اسکیمات دیدیں۔ ہمارے لوگ غریب ہیں۔ اور کم قیمت پر دیدیں۔ تو ہم یہی مطالبہ کریں گے Defence Housing Authority Quetta والوں سے بھی۔ اور یہ بھی دعوت دیتے ہیں کہ اور بھی investors جو کراچی، اسلام آباد، لاہور مختلف شہروں میں بناتے ہیں۔ جیسے بھریہ والے ہیں۔ ملک ریاض ہے۔ اور بھی بہت ہیں۔ وہ بھی آکر کوئی میں اس طرح کی investment کریں۔ ڈسک بجائے۔ ان سے ہمیں خوشی ہوتی ہے۔ میں ایک issues اٹھانا چاہتا ہوں۔ وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہوئے ہے۔ ہمارے وزیر بلدیات بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک اہم issue ہے یہاں mutton مارکیٹ جو تھا۔ اس میں کچھ لوگ جو ہے احتجاج پر ہیں۔ باہر بیٹھے ہوئے ہیں۔ انکام طالبہ یہی ہے کہ ہمیں تبادل جگہ دی جائے۔ کیونکہ گورنمنٹ جب بنتی ہے۔ تو ہم وعدے بھی یہی لوگوں سے کرتے ہیں کہ جی ہم بے روزگاروں کو روزگار دیں گے۔ اور سب سے بڑا issue یہی ہوتا ہے کہ کس طرح ہم غربت کو دور کریں۔ اور بے روزگار جو غیر تعلیم یافتہ تعلیم یافتہ لوگ ہیں۔ انکو کس طرح روزگار دیدیں۔ لیکن مٹن مارکیٹ کا یہ مسئلہ ہے۔ جو انہوں نے اس issue کو اٹھایا بھی ہے سپریم کورٹ میں بھی اٹھایا ہوا ہے۔ یہاں پر اُنکے order پڑے ہوئے ہیں۔ stay دیا ہوئے ہیں۔ پھر کل سول نج نے بھی یہی order دیا ہوا ہے کہ میٹرو پولیٹن کا جو میسر ہے اُس نے بھی اس کی جو ہے پابندی نہیں کی۔ اور قانون کو نہیں مانا ہے۔ اور ان لوگوں کے ساتھ جو ہے وہ ظلم کر رہا ہے۔ پھر انہوں نے ایک جگہ جو اسلامیہ اسکول کے سامنے تبادل ایک mutton مارکیٹ ہے۔ اُسکی جو ہے نشاندہی کی گئی کہ ہم آپکو ادھر تبادل جگہ دیں گے گورنمنٹ نے۔ وہاں پر انجمن اسلامیہ بلوچستان نے بھی یہ لکھ کر دیا ہے ہماری جو تعلیمی ادارہ ہے۔ یہ بکل کم پڑ گیا۔ اور ہم اپنے بچوں کیلئے ایک اور تبادل یہی ہے کہ ہمارا ایک معابرہ ہوا ہے 2002 میں۔ کہ ہمارے جو اسکول کم ہو گا تو ہمیں یہ جو سامنے والی جگہ ہے وہ دیں گے۔ انکو بھی انہوں نے نوٹ دیا ہوا ہے کہ آپ کم از کم یہاں پر نہ آ جائیں۔ اور اس جگہ پر آپ اپنی دکان جو ہے انکو نہ کھولیں۔ تو میں وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ کم از کم ان لوگوں کو بدل لیں۔ اعتناد میں لے لیں۔ کوئی بات نہیں ہے۔ جو روزگار دیں گے۔ اگر کوئی مارکیٹ بن رہا ہے۔ کوئی پلازہ بن رہا ہے۔ تو ان لوگوں کو تبادل یہی دکانیں ان کو دیں۔ جس قیمت پر آپ کسی اور کو دے رہے ہیں۔ وہ یہی چاہتے ہیں کہ ہمیں ایک روزگار تو دے دیں۔ بے خل تو نہ کریں۔ کیونکہ وہ پچاس، پچاس۔ اسی، ساٹھ، ساٹھ سال سے وہ پڑے ہوئے ہیں۔ اور ان سے ایک agreement کیا جائے کہ بھائی اگر ہم ایک اور عام آدمی کو یہ چیز دینا چاہتے ہے۔ تو آجائے ہم آپکو دیں گے۔ تو اُنکے ساتھ تھوڑا سا concession کریں۔ یہ بے روزگاری لوگ کو درجائیں گے۔ کس کے پاس

جائیں گے۔ کون انکوروز گار دیگا۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے گورنمنٹ کی۔ وزیر اعلیٰ صاحب اور آپ کی ٹیم کی یہ ذمہ داری ہے کہ یہاں بلوچستان میں جو ہے انکوروز گار فراہم کیا جائے۔ اور یہ تو ایک ہمارا دارالخلافہ ہے اس کوئی نہ کو بنانے کیلئے۔ ہم سب ملکر انشاء اللہ کام کریں گے۔ یہ میری request ہے، درخواست ہے۔ گزارش یہ ہے۔ وزیر اعلیٰ کہ آپ ان لوگوں کو جو ہے اس ہڑتال کی۔ کل آپ انکو بُلا لیں۔ پرسوں بُلا لیں۔ انشاء اللہ وہ ہر ایک agreement کے تحت آپ کے ساتھ جائیں گے۔ شکریہ

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکریہ زمرک خان صاحب۔ لیاقت آغا صاحب۔

آغازیں لیاقت علی۔ شکریہ جناب اسپیکر۔ میں جناب وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلم صاحب کے سامنے ایک اہم مسئلے کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ federal levies جو تین ہزار منظور ہوئے تھے۔ وہ اس پر ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ یہ بلوچستان کے 16 اضلاع جو British Balochistan کے حصے میں تھے۔ ان میں برابری کی بنیاد پر تقسیم ہو گا۔ پرسوں میں نے اخبار میں پڑھا کہ میرا district pishin کے ہاس میں نظر انداز کیا گیا تھا۔ پیشین کو صرف 107 سیٹیں دیجے گئے تھے۔ حق 16 ڈسٹرکٹ کا۔ اس میں پیشین کے 187 لیویزا کا کوئی نہ تھا۔ جناب اسپیکر! میں اس بات پر حیران ہوں کہ وزارت داخلم جو اس وقت سیکرٹری داخلم بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ defence housing authority کے منظور ہونے کے ساتھ سارے اٹھ کر بھاگ گئے۔ پتہ نہیں انہوں نے فوج کو یہ بتانا تھا کہ یہ ہماری مرضی سے یہ ہوا ہے۔ باقی ہاؤس کا انہوں نے کوئی وہ۔۔۔ نہیں لیا ہے۔۔۔ ڈسیک بجائے گئے۔۔۔ اور وہ اٹھ کر کے سب چلے گئے۔۔۔ اسکا سختی سے نوٹس لیا جائے۔ جو گئے۔ کیوں گئے۔ وہ اس ہاؤس کے تابع ہے۔ چاہے چیف سیکرٹری ہو۔ چاہے سیکرٹری لوکل گورنمنٹ ہو۔ چاہے interior secretary ہو۔ یہ اٹھ کر چلے گئے ہیں۔ سب سے بڑی یہ غلط بات تو ان لوگوں نے یہی کہ یہ اس انتظامی کی منظور ہونے کے ساتھ ہی یہ اٹھ کر ایک دم بھاگ کر سارے نکل گئے۔ ایک تو یہ نوٹس لیا جائے۔ دوسرا وزیر داخلم صاحب اس وقت تشریف رکھتے ہیں۔ کیا وہ بتاسکتے ہے کہ اس ڈسٹرکٹ کو کیوں کوئی اس بنیاد پر دیا گیا ہے کہ کسی کو دوسو ہے۔ کسی کو ڈسٹرکٹ کو 250 ہے۔ اور کسی کو 105 ہے۔ جب کہ میرے ڈسٹرکٹ کا کوئی جو ہے وہ 187 بتا ہے۔ اور اس پر ہائی کورٹ کی disision موجود ہے۔ اور ہائی کورٹ کے dicision کو اور روکیا گیا ہے۔ جو کہ انکو نہیں کرنا چاہیے تھا۔ کنٹرکٹ آف کورٹ میں آتے ہیں۔ اگر آج ہم کورٹ میں چلے جائیں تو یہ کنٹرکٹ آف کورٹ میں یہ لوگ آئیں گے۔ تو میری وزیر داخلم سے یہ گزارش ہے کہ اس پر فی الفور action لیا جائے۔ اور ہائی کورٹ کے فیصلے کے

مطابق اس لیویز کی کوٹے کا distribution کیا جائے۔ شکریہ جناب۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکریہ۔ آوازیں۔ اجازت لیں پھر point of order پر بولیں۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی۔ اچھا سریہ federal levies کے بارے میں کچھ میں حقوق سامنے لانا چاہتا ہوں۔ کہ یہ انگریزوں کا دور 1947 میں یہ جو role distribut کیا تھا۔ چند ڈسٹرکٹوں کو۔ یہ آج

کی تو نہیں ہے۔ نہ یہ آپکے ہائی کورٹ ہے نہ آپکا سپریم کورٹ ہے۔ آپ گزٹ جو بلوچستان ہاؤس میں پڑا ہوا ہے۔ آپ اٹھا کر اسکو چیک کریں اور دیکھیں۔ federal levies میں اسوقت انگریزوں نے کوئی

بارة ڈسٹرکٹ کو یاد ڈسٹرکٹ کو آپکی شتمی علاقہ جات جو ہیں۔ انہوں نے انکو دے دیئے تھے۔ مگر ہم چاہتے ہیں کہ آپ مہربانی کرے 1947 کے، آپ چھوڑیں قانون۔ آپ موجودہ قانون 2015 کا لاگو کریں۔

تقسیم کریں انکو۔ میں گزارش کروں گا بگٹی صاحب سے کہ ان کیلئے equal، برابری کی بنیاد پر all

one way traffic چلائیں۔ نہیں ہے کہ one way province the district پرے۔

Traffic کو میں ٹریک آفیسر ہوں: Sb thank you speaker . جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکریہ میر عبدالکریم۔ آوازیں۔ اس کو اردوی سے حذف کیا جائے۔ واپس حرف کر دیا۔ thank you

میر سرفراز احمد بگٹی (وزیر مکملہ داخلہ و قائمی امور، جیل خانہ جات، پرانش ڈیز اسٹر منجمنٹ اخترائی)۔ شکریہ

جناب اسپیکر۔ آپکی اجازت سے میں پہلے کریم نوشیر وانی صاحب کو تھوڑا clear کر دوں۔ آپکے الفاظ حرف

کیئے اسپیکر صاحب نے۔ گزارش اتنی ہے اسپیکر صاحب۔ کہ یہ sixteen districts ہیں۔ جنکو

partition سے پہلے Balochistan B itish کی federal levies سے

existence ہے۔ باقی جگہوں پر نہیں ہے باقی ڈسٹرکٹ میں۔ یہ previous government میں

ایک dicision ہوا تھا کہ تمام بلوچستان میں انکی distribution ہوگی۔ لیکن ہمارے member

honorable نواب ایاز خان جو گیزئی ہائی کورٹ گئے تھے اس پر اور اس dicision کو جو گورنمنٹ کا

sixteen districts کیا تھا۔ وہ قرار دیا تھا ہائی کورٹ بلوچستان نے اور انہوں نے یہ کہا تھا کہ یہ dicision

ہیں۔ جنکو tribal districts کہا جاتا ہے یا جن پر federal levies موجود ہے۔ ان districts پر

تقسیم کیا جائیگا۔ اور اس پر ہائی کورٹ کا بڑا clear dicision آیا ہے۔ اور ہائی کورٹ کا یہ

آغا صاحب جس طرح فرمائے ہے ایسے ہی ہے کہ sixteen districts میں انکو

distribute کیا جائے۔ لیکن یہ ہمارے knowledge میں بھی آج آیا۔ جس طرح آغا صاحب کے knowledge میں آیا ہے۔ یہ سیف الرحمن نے اسلام آباد میں بیٹھ کر وہاں پر یہ distribution کی ہے۔ اور کچھ districts کو کم دیا ہے۔ جس طرح ثوب ہر نائی ڈیرہ بگٹی ہے۔ انکو کم دیا ہے۔ اور کچھ districts کو زیادہ دیا ہے۔ جس طرح honorable member نے بتایا۔ میں نے اسکا نوٹس لے لیا ہے۔ میں سیکرٹری کو صحیح لکھ دوں گا۔ اور ہم انشاء اللہ tuesday کو جو آپکا جلاس ہو رہا ہو گا۔ اُس میں میں ہاؤس کو اعتماد میں لوٹا گا۔ اور اُسکی report detail کے سیف الرحمن یہ distribution کس طرح کر سکتا ہے۔ جب کہ اسکا اختیار home department کا ہے۔ تو ہم اسکو انشاء اللہ دیکھ کر آپکو پوری تفصیل اور honorable member کو Floor of the House, privately اپنے chamber میں بھی یہ ساری چیزیں بتا دوں گا۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ شکر یہ home minister صاحب۔ آوازیں۔ مداخلت۔ میرے خیال میں جعفر خان، آپکا leader بات کر رہا ہے۔ پھر آپ وہی والے، میر صاحب آپ پھر وہی کر رہے ہیں۔ آپ اجازت لیکر چیئرمین سے آپ بات کریں گے۔ تو ہمیں آسانی ہو گا house چلانے میں۔ آوازیں۔ مداخلت۔ جعفر خان بات کریں۔ مداخلت۔ آوازیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے۔ جناب اسپیکر! آپکا point of order پر کسی کو اجازت دینے کا کیا critaria ہے؟۔ کہ آپ جو کہ۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ آوازیں۔ مداخلت۔ نہیں ایسا نہیں ہے۔ ایک منٹ زیرے صاحب۔ زیر صاحب بیٹھیں۔ وہ بات یہ ہے کہ جو topic چل رہا ہے۔ اُس پر بات کرنا ہے تو آپ کریں۔ آپکا topic ہے نہ۔ میر صاحب بیٹھیں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر حکومتہ مال، ایکسائز زائیڈ ٹیکسیسیشن، ہنسپورٹ)۔ میری اپنے دوستوں سے ایک appeal ہے کہ اسے اسے اسے سمجھتا ہوں کہ آپ نے 25 سال ادھر گزارے۔ اور ایک احترام اور ترتیب سے گزارے۔ اور اسپیکر کو بھی address کرنے کا ایک تعظیم اور ترتیب ہوتا ہے۔ اب ہم کمرے سے نکل رہے تھے۔ چیف منٹر نے آپ کو کہا کہ آپ پہلے جائیں۔ you are speaker۔ اور ادھر اس طرح اٹھا کر کے اس طرح بات کرنا تو چوک والی کارروائی ہو گئی تھوڑا ازرا وہ ہم لوگ Decorum تو رکھیں اس چیز کا۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ بلکل۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شیخ جعفر خان مندوخیل۔ ایک منٹ نصر اللہ ذیرے صاحب۔ وہ بات یہ ہے کہ جو topic چل رہا ہے اُس پر بات کرنا ہے تو آپ کریں۔ آپ کا علیحدہ topic ہے نا۔ میر صاحب آپ بیٹھیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل۔ میری دوستوں سے ایک اپیل ہے کہ اسمبلی بڑی۔ میں نے یہاں 25 سال ادھر گزارے اور بڑے احترام اور ترتیب سے گزارے اور اسپیکر! کو بھی address کرنے کا ایک عظیم اور ترتیب ہوتا ہے۔ ہم جب کمرے سے نکل رہے تھے چیف منٹر نے آپ کو کہا ہے کہ آپ پہلے جائیں you are the Speaker اور ادھر اس طرح اٹھا کر کے بات کرنا یہ تو بالکل چوک والی کارروائی ہو گئی ہے تھوڑا ذرہ۔ وہ ہم لوگوں کا Decorum تور کے اس چیز کا۔ اور اجازت لیکر کر کے بات کریں۔ اور It is the prerogative of the Speaker کہ وہ کس کو پہلے بات کرنے دیتے ہیں اور کس کو بعد میں۔ اگر ہم خود اسمبلی کا decorum نہیں رکھتے ہیں تو ہمارا کیا عزت رہ جائیگا۔ یہ میری نوشیروانی صاحب اور زیریں صاحب سے اپیل ہے کہ اس اسمبلی کو اگر۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ میر صاحب کو پانچ منٹ کیلئے ہاؤس سے باہر نکالیں۔ سارجنت کو تھیج رہا ہوں۔ بات کریں لیکن طریقے سے۔ ایوان کو مغلی بازار نہ بنائیں۔ وزیر یحکمہ مال، ایکسائز اینڈ ٹکسیشن، ٹرانسپورٹ۔ میرا مقصد نہیں کہ آپ بات نہ کریں۔ بالکل کریں یہ آپ کا حق ہے۔ مجھے بھی حق ہے۔ لیکن اسمبلی کا ایک decorum ہے، وہ زیارت وال صاحب کے پاس ایک کتاب ہے وہ اردو میں بھی آتا ہے وہ آپ بھی لے لیں تاکہ پتا ہوتا ہے کہ بولنے کا کیا طریقہ ہوتا ہے۔ کم از کم اُس decorum کے مطابق اگر بولیں ہر ایک کو حصہ بھی ملے گا اور ہر ایک کو بہتر انداز میں بھی یہ کر سکتے ہیں۔ اب آتا ہوں جس طرح honorable Home Minister صاحب نے کہا کہ یہ distribution جو ہوئی ہے یا جس طرح ہوتی رہی ہے میں سمجھتا ہوں اُس میں اگر criteria ہائی کورٹ کے حکم کے مطابق بھی کریں لیکن کم از کم criteria۔ ابھی تربت کے تین ایم پی ایز ہیں۔ خضدار کے تین ایم پی ایز ہیں۔ لیکن ثواب کے دو ایم پی ایز ہیں۔ کسی کا آدھا ایم پی ایز نہیں ہے سب کو برابر کھیں۔ یہ تو پھر کوئی criteria نہیں ہو گیا۔ اسی طرح کوئی کے 16 ایم پی ایز ہے۔ کوئی بھی اس میں برابر اگر اسی طرح رکھ دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ میر صاحب آپ بیٹھ جائیں، میر صاحب آپ کیوں اس طرح کر رہے ہیں۔

آپ کے پارلیمانی لیڈر بات کر رہے ہیں۔ کم از کم اس کا تواتر احترام کریں۔ ہاؤس کا احترام نہ کریں۔ شیخ جعفر خان مندو خیل (صوبائی وزیر مال، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، ٹرانسپورٹ)۔ تو اس کیلئے میری چیف منستر صاحب سے بھی یہ request ہے اور ہوم منستر صاحب نے تو خود کہہ دیا کہ یہ اس کا کوئی criteria بنالیں ایک ترتیب بنالیں۔ اگر کوئی میں لاتے ہو تو یہ بھی بہتر فورم ہے یا چیف منستر صاحب خود ان کو ساتھ اٹھا کر کے SAFRON کے ساتھ ہوم منستر اٹھائے اُن کے ساتھ بات کریں۔ کوئی ترتیب بنادیں جہاں بھی ضرورت کی بنیاد پر دے دیں۔ یہ پسند ناپسند کا معاملہ جو ہے اُس ترتیب کو نشروں کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جعفر خان اس میں ایک مشورہ چاہیے، فائد ایوان صاحب بھی اور نواب صاحب بھی ادھر بیٹھے ہیں۔ کیوں ضروری ہے کہ اُسی چیز کو follow کرنا ہے کہ جو انگریز کے دور میں ہم اسمبلی میں اس کو لائے اور ہم اس کو proper طریقے سے کریں اور سارے ڈسٹرکٹس کو۔ کیونکہ سارے ڈسٹرکٹ آپ کے لپسمند ہے اور قبائلی سسٹم تو ہر جگہ ہے۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی۔ جہاں پر لیویز کی ضرورت نہیں ہے وہاں نہیں دیتی ہے۔ آپ دیکھیں چھلی گورنمنٹ میں ہوا تھا ہم نے اُس وقت بھی مخالفت کی تھی، یہ جو ابھی فیصلہ ہے یہ بارڈر کے جو districts اُن کے لئے فیڈرل لیویز ہوتی ہے۔ ہر جگہ نہیں ہوتی ہے اگر ہم اس کی مخالفت کریں گے، یہ ابھی جو ہوا وہ اُسی طرح ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی لا منستر صاحب۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور، پراسکیوشن، اطلاعات و انفارمیشن میکنالوجی۔ بنیادی طور پر بات یہ ہے کہ فیڈرل لیویز کا ڈھانچہ جنوبی اضلاع میں ہے جن پر تقسیم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ فیڈرل لیویز کی ڈھانچے پورے صوبے میں نہیں ہے۔ جب سے یہ آیا ہے اور جس طریقے سے یہ چل رہا ہے۔ اور جن لوگوں کو یہ right دیا گیا ہے۔ اُس وقت سے اب تک، اب provincial لیویز ہے وہ ہمارے اپنے ہیں ہم خود اُس کو create کرتے ہیں۔ اُن کو وہ دیتے ہیں۔ فیڈرل لیویز کا یہ بہت عرصے سے چلا آیا ہے۔ پھر اُس پر کورٹ کا فیصلہ آگیا۔ یہ چیلنج بھی ہوا تھا اب اُس کا فیصلہ آگیا، decision آنے کے بعد اب اُس کو لگانا ہے۔ اس میں آپ نے اس پر مزید کچھ نہیں کرنی ہے۔ اُس میں آپ کے پاس وہاں پر یہ بھی اٹھایا گیا ہے کہ آپ کے پاس جو ڈھانچہ موجود ہے۔ یہ وہی اضلاع ہیں جو اُس وقت تھا۔ جب آپ کے پاس ڈھانچہ نہیں ہے۔ باقی اضلاع می

لہارے پاس ڈھانچہ موجود نہیں ہے نئے سرے سے ڈھانچہ بنانا اُس کو **create** کرنا اور اُس کو آگے لے جانا اور کورٹ کا فیصلہ اُس پر آگیا ہے۔ اور یہ تین چار سال سے التاویں پڑی ہوئے ہیں تو اس کو ہم نے آگے لے جانا ہے اور اب یہ سب ضلعوں پر تقسیم کرنا وہ تقسیم کرچکے ہیں، اُس کو چیلنج کیا گیا ہے اور اُس پر فیصلہ آگیا ہے۔ اُس فیصلے کے خلاف کوئی شخص نے اپیل بھی نہیں کی ہے اور نہ review میں گیا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ پہلے تو آپ لوگوں نے اس پر لاء بھی بنائی ایسے ہی کر لیا تھا اُس میں ضروری نہیں ہے وہی چیز انگریزوں نے بنایا ہے اُسی کو follow کریں۔ چلو گورنمنٹ کا فیصلہ ہے وہ جو کر سکتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پرنسپل اسکیوشن، اطلاعات و انفارمیشن میکنالوجی۔ لاء بناء ہے۔ آج تک یہ follow ہو رہا ہے ضروری نہیں ہے اس میں دورائے نہیں ہے اس میں دو باقی نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ ایک منٹ بیٹھیں۔ ہوم منٹر آخیر میں اُس میں دیں کیونکہ بہت important مسئلہ ہے۔

صوبائی وزیر دا غلہ، ٹرائبل افیئر ز، جیل خانہ جات، پرانشل ڈیزائرمنٹ اتحاری۔ جناب اسپیکر! آپ اس میں Sir, with all due respect to you. confusion create کر رہے ہیں۔ آپ اس میں due apologize decision نہ کریں، یہ ہائی کورٹ کا ایک appropriate forum جو آیا تھا اور سیکرٹری لاء بیٹھے ہوئے ہیں اس کو چیلنج کرنے کیلئے ہمارے پاس time ہوتا ہے میری knowledge کے مطابق ہے سپریم کورٹ آف پاکستان اور اُس میں ایک limit ہوتا ہے time اب گزر چکا ہے، اب نئے آپ ہائی کورٹ فیصلے کے بعد اُس کو اس time پر چیلنج کر سکتے ہیں لیکن وہ time یہاں پر ہے۔ ان سرے سے قانون سازی یا آئین سازی کرنا چاہتے ہیں تو Floor of the House یہاں پر ہے۔ ان پوسٹوں کی advertisement ہو چکی ہے۔ یہ اب ہم بھرتی کے stage پر ہیں، اتنے سے ایک honourable member

جناب قائم مقام اسپیکر۔ آپ تو خود کہہ رہے ہیں کہ SAFRON نے ہوم منٹر بلوچستان کو bypass کر کے SAFRON نے اپنی مرضی کیا۔ آپ جو information provide رہے ہیں لیکن حرف آخر کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ لوگوں نے انٹریو بھی کیا تھا، cabinet نے cancel کیا دوبارہ انٹریو بھی چل رہا

ہے۔ یہ ہوتا ہے نہیں ہے کہ انڑو یو کے لئے آپ نے call کیا اب دوبارہ نہیں ہو سکتے ہیں۔ لیکن جو گورنمنٹ نے فیصلہ لیا وہی گورنمنٹ کا فیصلہ ہے۔

صوبائی وزیر داخلہ (مراہل افیئر ز، جیل خانہ جات، پرانش ڈیز اسٹرینچنٹ اتحاری)۔ جناب اسپیکر۔ the صوبائی وزیر داخلہ (مراہل افیئر ز، جیل خانہ جات، پرانش ڈیز اسٹرینچنٹ اتحاری)۔ جناب اسپیکر۔ any body wants to go their، اس کے علاوہ کوئی forum نہیں بنتا، ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد پریم کورٹ ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ بالکل آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔ اُسی طرح ہے لیکن آپ کے پاس موجود ہے اگر پہلے آپ through proper channel house کیا ہے تو مسئلہ نہیں ہے۔ اگر غلط طریقے سے گئے ہیں اور کورٹ نے cancel کیا ہے اُس کو through proper channel لا کیں، چلو اس کو بعد میں دیکھتے ہیں۔ سردار صاحب کے بعد آپ کو دیتے ہیں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ Sir گزارش یہ ہے۔ کہ فیڈرل نے لیویز کی یعنی فیڈرل لیویز کی صورت میں 3 ہزار پوٹھیں صوبے کو دے دی ہیں ان کی distribution ہونی تھی۔ 16 ڈسٹرکٹ ہیں جو ٹرکل setup میں آتے ہیں، جس میں فیڈرل لیویز کا پورا setup موجود ہے، اب پتہ نہیں کس forum پر یہ گزر بڑھ ہوئی ہیں اس میں بھی متاثر ہوا ہوں اور باقی بھی متاثر ہوئے ہیں، مجھے پتہ نہیں ہے کہ کون کون اس میں متاثر ہوئے ہیں، آغالیافت صاحب نے اس کی نشاندہی کی ہے، کچھ پوٹھیں ہماری۔ اچھا اس پر ہائی کورٹ میں کچھ لوگ چلے گئے ہائی کورٹ نے اُس پر فیصلہ دے دی ہے کہ جی اس کو 16 ڈسٹرکٹ میں equal distribute ہو، وہ اُس حساب سے 187 پر ڈسٹرکٹ بنتی تھی۔ ابھی کسی ڈسٹرکٹ میں 160 ہیں اور کسی میں 154 ہیں، اور یہ اس طریقے سے غیر منصفانہ تقسیم ہوئی ہیں، دو باتیں ہیں sir اس میں ایک چیز جو اس honorable House نے پاس کیا تھا کہ لیویز کی جو بھی بھرتی ہوگی وہ مذہل پاس، شاید CM صاحب بیٹھے ہوئے ہیں cabinet نے بھی یہ decision لی تھی اور اُس کے بعد house نے بھی یہ چیز کو indorse کیا تھا۔ اب اُس میں جو advertise ہوا ہے دو چیزیں ہوئی ہیں ایک تو میٹرک کر دیا ایک۔ اور دوسرا جو کیا ہے انہوں نے غیر منصفانہ تقسیم ہے اس میں تو kindly ہائی کورٹ کے فیصلے کو مد نظر رکھے اور tribal اضلاع ہیں انکجیٹ کو مد نظر رکھیں اس کی equal تقسیم دوبارہ ہونی چاہیے اور اُس کے بعد advertise کریں۔ اُس

کو middle level پڑھی لے آئیں اور جتنا 1871 پڑھر کٹ بتتا ہے، اس میں مرکز کا کوئی عمل خل نہیں ہے، مرکز نے پوٹھیں release کر دی ہے صوبے کو، اب بحثیت وزیر اعلیٰ یا جو بھی ہو منظر ہے یا جو بھی setup ہے وہ ہائی کورٹ کے فیصلے کے روشنی میں equal distribution دے دیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اس حالت میں ہمیں اعتراض ہے کہ غلط تقسیم ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی۔

صوبائی وزیر داخلہ، ٹرائبل افیئر ز، جیل خانہ جات، پرانشل ڈیزی اسٹریجنٹ اخراجی۔ میٹرک کا فیصلہ فیڈرل یویز کے ہائی کورٹ کا فیصلہ ہے۔ اور provincial یویز کا فیصلہ وہ cabinet لیا تھا اور فیڈرل یویز کا جو that was set by the Honorable High Court of criteria کہ اُن کا یہ Balochistan test ہو گی یہ ہائی کورٹ نے کیا ہے۔ اُس میں ہم لوگ ظاہر ہے نہیں ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ اُس میں آپ چلے جائیں، ہمارے لاء منظر بیٹھے ہوئے ہیں اُس میں revise کروالیں، اُس میں جا کے حالت بتادیں۔ کہ tribal area کے education کیا ہے۔ اُس چیز کو منظر کے مطلب جو لوگ ہیں صحت اُن کی اچھی ہے، قد ان کا اچھا ہے اُس کیلئے education میں تھوڑا سا relax کر دیں اور age میں بھی تھوڑا سا relax کر دیں۔ یہ revision petition گاہیں ہائی کورٹ ایک ہفتے میں اس کا فیصلہ دے دیگا۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ شکریہ، میر عاصم کر دیکھو صاحب۔

میر محمد عاصم کر دیکھو۔ اسپیکر! صاحب یہ پوٹھیں سارے بلوچستان کے لئے ہیں۔ پھر ہمارے نواب ایاز صاحب گئے تھے، ہائی کورٹ میں، ابھی ہائی کورٹ نے جو فیصلہ دیا تھا اس کا ہمیں پتہ نہیں ہے ہم اس کے خلاف سپریم کورٹ میں بھی جائیں گے، اسپیکر صاحب اُس وقت بلوچستان کے حالات کچھ مختلف تھے آج اُس کے برعکس بالکل مختلف ہیں، پچھلے جو law & order tribal areas میں جو یویز دیئے جاتے تھے تو وہاں situation کے کنٹرول کرنے کیلئے آج کے بلوچستان کی حالات جو دیکھ رہے ہیں سارے بلوچستان میں حالات بگڑے ہوئے ہیں۔ اُس لحاظ سے میں چاہتا ہوں کہ سارے۔ تو آج کل کے حالات بالکل مختلف ہیں، CM صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو میں بھی گزارش کرتا ہوں کہ اس کو equal سارے بلوچستان پر ان کو تقسیم کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ اس کو دیکھتے ہیں قانون، اس طرح نہیں ہے۔ جی قائد ایوان۔

قائد ایوان۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس debate کو ہم wind up کر لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی قائد ایوان۔

ڈاکٹر عبدالالہ بلوج (قائد ایوان) میں سمجھتا ہوں کہ اس debate کو ہم wind up کر لیں۔

دیکھیں نہ ایک بات تو یہ کہ ہم ہر چیز کو dispute نہیں بنادیں ایک طریقہ کا رہنا previous government نے

ایک decision لے لیا۔ اس کو ہائی کورٹ میں challenge کیا گیا وہ اب

کا decision prevail کر گیا اب یہ دیکھنا ہے آیا کہ ہائی کورٹ نے بھی یہی کہا ہے کہ سب

ڈسٹرکٹ کوں میں equal ہو؟ تو پھر یہ جو SAFRON کی ذمہ داری بتی ہے ہم point out کر لیتے ہیں

منشی صاحب کے کہ اگر ہائی کورٹ کا judgement یہ کہ equal ہے تو اگر through

اس نے نہیں کیا تو پھر prerogative بتا ہے فیڈرل گورنمنٹ کا وہ جس کو جتنا دے دیں کیونکہ اس

میں ہم سے نہیں پوچھا ہے ناہارا prerogative بتا ہے یہ انکا ہے میں سمجھتا ہوں اگر فرض کریں کوئی

ہمارے ممبر یا عام شہری Supreme Court میں جاتا ہے بالکل وہ اس کا right ہے لیکن میری رائے یہ ہے

کہ اس کو ہم dispute نہیں بنادیں اور جو چیزیں ہوئی ہیں انکو ہم جانے دیں باقی اس میں مزید

legislation کرنا ہے یا کیا کرنا ہے؟ یا کیا نہیں کرنا ہے اس کو آگے آپ لوگ دیکھ لیں but جو اس

وقت ---

جناب ڈپٹی اسپیکر۔

اس میں Sir ایک چیز میرے knowledge میں ہے

قائد ایوان۔ آپ کی رائے کامیں احترام کرتا ہوں۔ لیکن یہ کہ حقیقت یہ کہ جو اس وقت ہمارے پاس

جو ہے جو部落 area tribal British Balochistan کے تحت جو قلات state کے تھے انکے

طریقہ کا مختلف تھا تو میری گزارش ہے جو ساتھی Supreme Court میں جانا چاہتا ہے وہ اس کا right بتا

ہے۔ لیکن اس وقت جو ہوا ہے اس میں صرف ایک چیز technical dیکھنے کی ضرورت ہے اسپیکر صاحب! کیا

واقعی ہائی کورٹ کے decision میں یہی ہے کہ equal distribution اگر وہ نہیں ہے

تو Government prerogative ہے کہ کسی کو سودا دیتا ہے کسی کو دیکھنے سودا دیتا ہے اگر اس میں ہے اس کو

اسپیکر صاحب! منشی صاحب سرفراز صاحب Law Secretary سے مل کر اس decision کو دیکھیں

اسکو میرے خیال میں زیادہ dispute نہیں بنائیں تو مہتر ہے Sir۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی شکریہ قائد ایوان صاحب۔

میر عبدالکریم نوشیروالی۔

جناب اسپیکر! میں اس کو واضح کروں گا

اگر British Balochistan record کا ہے انگریزوں کے دور میں بلوچستان چار State تھے مکران

سٹیٹ، فلات سٹیٹ، بہلہ سٹیٹ خاران سٹیٹ یہ British Balochistan تھا یہاں انگریز رہتا تھا اگر

کیلئے انگریز کا قانون لاگو کرتے ہو تو وہ ٹھیک ہے اگر آپ اس وقت کا ختم ہو چکا

ہے تو آپ equal تقسیم کروں sir۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ CM صاحب نے جو فرمایا ہم agree کرتے ہیں منسٹر ہوم اس معزز ایوان

کو اگر brief کر دیں کہ ہائی کورٹ کے decisions کیا ہیں law minister بھی بیٹھا ہوا ہے۔

جناب عبدالرحیم زیارت وال۔ Yes yes

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ یہ copy لیں اگر اس میں equal distribution ہے تو

equal کر دیں اُنکو اگر نہیں ہے تو جس طریقے سے ہوا ہمیں قول ہے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی ہاں! قائد ایوان صاحب اس میں میری knowledge میں یہ تھا پچھلی

گورنمنٹ میں بلوچستان کے حالات جو خراب تھے انہوں نے بلوچستان کو یہ پوٹیں دیئے تاکہ ہر ڈسٹرکٹ

میں یہ چیزیں کریں لیکن دوبارہ اس کو ہائی کورٹ نے اگر وہ کر لیا اگر وہ علیحدہ چیز ہے۔

جناب عبدالرحیم زیارت وال۔ نہیں نہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ پچھلی گورنمنٹ نے اس لئے دیا تھا بلوچستان کے حالات خراب ہونے کا

جناب اسپیکر! جناب اسپیکر!

آپ صحیح کہہ رہے ہیں جو میرے knowledge میں تھا میں نے وہ

کیا share کیا۔

جناب عبدالرحیم زیارت وال۔ جناب اسپیکر! آپ کو قائد ایوان نے آپ کے

سامنے position لکھ دی ہے ہم سپریم کورٹ کی بات بھی اٹھائیں گے۔ جناب اسپیکر! اب جو ہم بات

کر رہے ہیں اسلام آباد والوں کو خود نواب صاحب نے پتہ نہیں کتنی مرتبہ کہہ دیا تھا اس نے کہاں ہمارے پاس جو

Moving act موجود ہے فیڈرل لیویز کے حوالے سے یا تو ہمیں اُسکو change کرنا ہو گا یا اگر ہم

violation کریں گے violation کی صورت میں ہم پھنس جائیں گے ہم کسی بھی حالت و صورت میں یہ کرنے

کیلئے تیار نہیں ہے اور ناکر کر سکیں گے یہ اُس وقت کی بات ہیں ہم گورنمنٹ میں بھی نہیں تھے اب قائد ایوان صاحب نے آپ کے سامنے position رکھ دی ہے میں بھی پوچھ لیتا ہوں Home Secretary اور Home Minister صاحب بھی اُس کو لیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ قرارداد تھوڑی ہے یہ ان میں نہیں ہے اس لئے تو بحث ہے۔

جناب عبدالرحیم زیارت وال۔ عوام کو اعتماد میں لیا ہے ہم کسی کی due right کو یہاں پر متنازع بنائیں گے جو کچھ جس طریقے سے ہوتا چلا آ رہا ہے اگر ہم نے دوسرا کوئی کام کرنا ہے پھر ہم قانون بنائیں گے اور یہ قانون ہم اور آپ نہیں بنائیں گے یہ قانون قومی اسمبلی سے فیڈرل سے آپ کو change کرنا پڑے گا اور پھر اُس میں decision بھی آ گیا ہے rules کے تحت میری گزارش یہ ہے دوستوں سے کہ ان چیزوں کو قائد ایوان صاحب نے بھی کہہ دیا ہے ان چیزوں کا متنازع نہیں بنائیں گے اس کو آگے لیجانے کیلئے جو بھی فیصلہ اس پر ہائی کورٹ کا اُسکے مطابق ہم اس کو implement کر سکیں گے قسم کے طریقہ کا رکو۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی شکر یہ۔

جناب عبدالرحیم زیارت وال۔ اور پھر اسکے علاوہ میری اتنی سی گزارش ہے بس اسکو مزید نہیں کرتے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی شکر یہ قائد ایوان صاحب نے کہہ دیا۔

جناب عبدالرحیم زیارت وال۔ اور باقی point of order پر آپ اگر کہیں گے تو میں اُسکا بھی جواب دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ نہیں صحیح ہے بس کافی ہو گیا ہے پھر لمبا ہو جائے گا۔ نصر اللہ وزیرے صاحب، نصر اللہ وزیرے صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ میر عبدالکریم نوشیر وانی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جناب نصر اللہ وزیرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ یکا مچھلی بازار ہے؟

جناب نصر اللہ خان زیرے۔ جناب اسپیکر! میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب کا اور وزیر داخلہ صاحب کا توجہ اس جانب چاہتا ہوں کہ ہمارے عوام کا تمام صوبے کے عوام کا دار و مدار agriculture پر تھا

Livestock پر تھا۔ وہ توجہ سالی آئی خشک سالی آئی وہ تقریباً ختم ہو کر رہ گئی۔ پھر ہمارے boarder کے عوام کا جو boarder trade ہے اُس پر ہمارے عوام کا گزارہ تھا۔ جناب اسپیکر! اب گزشتہ چند ماہ سے custom چوایک وفاقی ہے C.F. وہ شہر کے اندر لوگوں کے دوکانوں سے مال اٹھاتے ہیں شہر کے اندر لوگوں پر firing کرتے ہے کشم کا کام ہے کہ کہاں انہوں نے مال روکنا ہے C.F. کا کیا کام ہے کیا انکو یہ اجازت کہ اندر آ کر لیاقت بازار سے ایک بندہ اپنا مال وہ shift کر رہا ہے ہزار گنجی، ہزار گنجی سے ایک بندہ کار و باری وہ اپنا مال shift کر رہا ہے کشم والے سرکی روڈ پر میں گزارش کروں گا منٹر صاحب سے آپ بیٹھ جائیں آپ اس کا جواب دے دیں۔ دیکھیں آپ وزیر داخلہ ہیں وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہیں یہ بہت serious issue ہے ہمارے پاس۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ وزیر داخلہ کی مہربانی اُس نے بہت time دیا اُس نے اسمبلی کو

جناب نصراللہ خان زیرے۔ ہمارے عوام کے پاس کوئی روزگار نہیں ہے کیا ہم لوگ یہاں پھر کھائیں؟ ہمارے لوگ یہاں پھر کھائیں وہ گزارا کریں ہمارا جو کچھ کار و بار ہے وہ شاید boarder trade پر ہے یا کوئی شہر میں ہے۔ لیکن وہ کشم کی وجہ سے C.F. کی وجہ سے وہ مکمل طور پر بتائی کی جانب کھڑا ہے لوگ رورہے ہیں۔ میں گزارش کروں گا وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ ایک serious issue ہے۔ میں وزیر داخلہ صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اس پر اپنے comments دے دیں وفاقی حکومت سے بات کریں کشم والوں سے بات کریں کہ ٹھیک ہے۔ آپ کا کام ہے C.F. کا کہ وہ 15 کلومیٹر border کے ساتھ وہ checking کریں۔ آپ راستے میں کریں آپ کوئی شہر کے اندر آپ کا کیا کام ہے؟ جناب روڈ پر آپ دکانوں میں گھستے ہیں؟ پھر وہاں لوگوں کے ساتھ جھگڑے ہوتے ہیں۔ تو یہ صورتحال ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے میں request کروں گا کہ خدارہ یہ دونوں جو وفاقی ہمارے فورمز ہیں کشم ادارہ ہے C.F. اُنکو ان باتوں سے روکیں آپ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی شکریہ!

قائد ایوان۔ اسپیکر صاحب fortunately آج Custom Collector میرے پاس آیا تھا regarding these issues۔ پہلی بات تو یہ کہ زیرے صاحب یہ جو آپ نے کہا کہ جی شہر کے اندر چیزوں کو اٹھاتے ہیں ہم ان کا notice ضرور لے لیں گے چاہے C.F. ہو چاہے کشم ہو لیکن Custom collector صاحب نے مجھے کہا کہ جی ہم نے اب

اتی facilitate trade کیا ہے کہ 133% ہماری جو revenue ہے اس وقت بڑھ چکی ہے the reason was کہ ہم نے کشم میں جو مطلب بھتہ سٹم تھا، ہم صرف اور صرف وہاں پر لوگوں کو جو چھوٹے کاروباری ہیں انکو ہم touch نہیں کر رہے جو عام لوگ ہیں جو چمن سے یا کہیں اور سے کاروبار کرتے ہیں ہم انکو touch نہیں کرتے جو بڑھے کاروباری لوگ ہیں وہ اب خوشی سے ہمیں لیکس دے رہے ہیں اور ہماری لیکس کی جو % 133 strength بڑھ گئی ہے باقی جو آپ نے کہا ہے میں کل ان سے بات کروں گا۔ اگر آپ کے پاس جو نام وغیرہ ہیں وہ بھی آپ مجھے دے دیں میں کشم لکیٹر کو اپسیکر صاحب! بلا کے یا اس کو convey کروں گا کہ شہر کے اندر وہ ان چیزوں کو ناچھیڑیں۔ لیکن وہ میرے اندازے میں اُس نے بہت positive باتیں کی کہ جتنا ہم بلوجستان میں trade legal کو فروغ دینے گے۔ اُنمیں زیادہ بہتری آئے گی تو ہم انکی بھی نشاندہی کر سکتے ہیں اور اگر جہاں کہیں زیادتی ہو رہی ہے ہم انکو کہیں گے کہ جی آپ یہ نہیں کریں۔

جی شکریہ قائد ایوان صاحب۔ جی سردار عبدالرحمن صاحب۔

گزارش ہے کہ پچھلے اجلاس میں M.C یہاں موجود تھے انہوں نے فرمایا تھا کہ ہم نے گاڑیوں کا take up کیا تھا non paid custom کا گاڑیوں کا پھر M.C صاحب کے remarks میں بھی ہمارے area میں بھی تو لکیٹر کشم یہ جدون صاحب جب سے تشریف لائیں ہیں، ہمارے نصر اللہ زیرے صاحب نے بھی اس چیز کی نشاندہی کی ہے کہ وہ بہت زیادہ ہی ان چیزوں پر ہے ابھی پچھلے دنوں M.C صاحب کے knowledge میں لارہا ہوں کے اُس نے باضابطہ ادھر سے ٹیکم ٹھیکی کہ جی جو گاڑیاں ولیش والی ہیں non paid ہیں۔ انکو باضابطہ اٹھا کے کوئی نہ لے آئے۔ خیر وہ انکو تو ہم نے ٹیکم تو ٹال دیا ادھر سے تو جناب M.C صاحب سے گزارش ہے کہ باقی چیزوں کی جہاں بات کر سکتے ہیں تو یہ یورالائی، بارکھان جو بھی ہمارے ہیں اب وہاں position یہ ہے Sir سکول کے بچوں کو لانے کیلئے چھوٹا سا pickup پڑھا ہوا ہے وہ بھی انہوں نے ضبط کیا ہوا ہے۔ موٹرسائیکل بھی ضبط کیا ہوا ہے کوئی pick up بھی ضبط کیا ہوا ہے۔ تو یہ M.C صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ kindly اس چیز کو دیکھ لیں باقی جیسے نصر اللہ زیرے نے کہا ہے وہ عجیب ہے تفتان سے ڈیزیل یا وہ چیز چلتی ہے اب پچھلے دنوں جعفر آباد کا وہ ایک ایس پی صاحب ہے اُس پر جو ہے اُس کی suspension ہے یا explanation call ہوئی ہے یا کہ جی تم corruption کر رہا ہے تو یہ نہیں پوچھا ہے کہ کشم کی 575 ٹیکم ہیں تفتان سے لیکر ہمارے سندھ کے بارڈر تک وہ کیا کر رہے ہیں میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہو اور میں floor of the house اسکو

مطلوب وثوق سے کہہ رہا ہوں آپ کے علم میں اور C.M. صاحب کے علم میں میں لارہا ہوں کہ ہمارا ڈیم بن رہا ہے۔ Naher Kot Dam C.M. صاحب کو اچھی طرح معلوم ہے اُس کے لئے ڈیزیل گیا ہے کوئی 20 ہزار لیٹر لوار الائی میں انہوں نے پکڑ لیا اور انہی لوگوں نے میں کسی کا نام نہیں لیتا یہ اداروں نے دس دن تک اُسے روکے رکھا وہ ڈیزیل اس وقت Naher Kot Dam پر موجود ہے۔ اُس نے وہی ڈیزیل جو ایرانی ڈیزیل تھا پانچ لاکھ روپے انکوڈے کے وہ اپنا نکال کے وہ ڈیم پر اس وقت dumped ہے اگر میری بات پر یہ ایوان یقین نہیں کرتا تو میں M.C. صاحب سے گزارش کروں گا کہ کسی کو، ڈپٹی کمشنر کو حکم دیں یا A.C. کو کہ جا کے check کریں کہ وہ ڈیزیل ایرانی وہاں پر پہنچا ہے کہ نہیں اور وہ لوار الائی میں پکڑا گیا تھا کہ نہیں؟ تو یہ غریب جو آغازیات نے کہا کہ بارڈر ٹریڈ ہے یا barter trade ہے تو ان چیزوں کو نکل نا کریں بڑے بڑے اوپر 200%, 150%, 133% وہ اٹھاسکتے ہیں۔ بوجھاں پر revenue جتنا بڑھاسکتے ہیں بڑھائیں یہ چھوٹے لوگوں کی مہربانی کر کے جان چھوڑ دیں اور میری M.C. سے پھر بھی گزارش ہے کہ یہ گاڑیوں والا معاملہ kindly commit کیا ہے یہ حل کر دیں مہربانی۔

جناب ڈپٹی اسمبلیکر۔ جی شکر یہ سردار صاحب۔

(قائد ایوان۔) دو ہیں میرے، ایک female جو ہمارے MPAs ہیں اُنکی طرف سے ایک request آئی کہ saturday والے دن جو ہے morning کو اگر آپ session کر لیں شاید اُنکے کچھ کام ہیں شام کو دوسرا یہ ہے کہ agree with you سردار صاحب میں بھی خود بارڈر کا آدمی ہوں اور یہ چیزیں جو ہیں بارڈر میں اگرنا ہو تو بارڈر والوں کا گزارنا نہیں ہوتا ہے۔ اور اس پر کئی بارہم نے بات بھی کی ہے مزید بھی بات کر لیتے ہیں کہ جی اگر چوری کی اگر دونہ بارہم گاڑیوں کو روکنا ہے تو آپ entry point پر روکیں۔ اب اگر حب پر نہیں روکیں گے تو خصدا را اور تربت اور بچگوں میں آجائیں گے۔ تو بہتر یہ ہے کہ آپ حب پر روکنے یارکنی سے پہلے آپ فورٹ منڈو میں روکیں گے تو رکنی اور بارکھان اور لوار الائی میں نہیں آئیں گے یہاں آکے لوگوں کے پاس وسائل نہیں ہے وہ جا کے یہی گاڑیاں خریدتے ہیں بچوں کو لے جانے۔ اسے agree کہ ہمارے تمام suzuki جو ہیں اس طرح کے یہ ایک issue ہے جس کو ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ایک حد تک ہم انکو قابل کریں گے کہ آپ تھوڑا سا ان چیزوں پر دیکھیں یا تو شروع سے اس کو بند کرو باقی یہاں پر آکے operation کر لیتے تو اس میں کوئی میرے خیال میں بہت سی بچوں پر زیادتی بھی ہے ڈیزیل کا جہاں تک مسئلہ یہ ہے کہ بلوچستان کا ایک بہت ssue ہے جو ہم

سمجھتے ہے کہ جو بارڈر کے لوگ ہیں انکا گزارا گئی ہوا ہے اسی پڑھیک ہے اور کوئی source نہیں ہے یہ چن ہو یا تفتان ہو یا تربت ہو پچھوڑ ہو یہ چیزیں ہم tackle کر سکتے ہیں سردار صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ جی شکر یہ قائد ایوان صاحب۔ وہ قائد ایوان صاحب نے بات کی ہے میرے خیال میں ہوتا نہیں ہے rule میں کہ قائد ایوان صاحب بات کریں اُس کے بعد نہیں ہوتا۔

محترمہ شاہدہ رووف۔ point of order جناب اسپیکر اس میں میں صرف آپ کی توجہ چاہتی ہوں کہ ایجکیشن کے بارے میں، میں نے جو issue اٹھایا تھا آپ نے کہا تھا کہ next session میں آپ اُس کو کر لیں تو وہ میں منظر صاحب سے کہو گی۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ ایک منٹ میرے خیال میں زیارت وال صاحب پچھ کہنا چاہتا ہیں اُس کے بعد پھر آپ منظر صاحب سے لے لیں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور۔ تو جناب اسپیکر زمرک صاحب نے point of order پر نقطہ اٹھایا تھا مٹن مارکیٹ کے حوالے سے اُس میں بنیادی طور پر بات یہ ہے کہ سپریم کورٹ کا ایک فیصلہ آگیا ہے لاء منٹر کے حیثیت سے ہم وہ ذرا مغلوبیں گے اُس کو زراد کیا گیں گے ہماری metro politon جو ہے اُس کا ترجمہ پچھ کر رہے ہیں انہوں نے وہ کیا تھا کہ ڈاکٹر صاحب سے مل لیں، ملنے میں کوئی قباحت نہیں ہے ڈاکٹر صاحب کے ساتھ جب بھی اُس کی time ہو، time رکھ لیں گے ڈاکٹر صاحب سے مل لیں گے لیکن وہ جو فیصلہ آیا ہے اُس کو دو طریقوں سے اُس کی interpretation نہیں ہونی چاہیے جو ہے جس طریقے سے ہے ہم یہاں پر ذمہ دار فلور پر اُس کی ترجمانی کر کے یا اُس کا ترجمہ کر کے یا سب کو اُس کی کاپی دیں گے یا اُس کو translate کر کے سب کو اُس کی کاپی دیں گے کہ اُس کا متن کیا ہے decision کیا ہوا ہے اور کس طریقے سے ہوا ہے تو وہ جو ہے وہ ہم اس طریقے سے اُس کو tackle کر رہے ہیں۔ دوسری بات ڈاکٹر صاحب نے یہاں آپ کے سامنے رکھ دی ہے اسلام آباد میں کمیٹی بنی تھی اور وہ کمیٹی یہاں آئی صوبے کے ایک ایک سیاسی آدمی سے civil society سے تمام لوگوں سے ملی اور انہوں نے اپنی recommendation اور وہ recommendation یہ تھی کہ اسلحہ اور منشیات کے علاوہ باقی تمام تجارت، ہر بارڈر پر لوگ اُس کو کر سکتے ہیں اور ہم نے گونمنٹ کے طور پر یہاں پر بات رکھی تھی اور وہ یہ تھی کہ بارڈر پر جو بھی checking آپ کریں لیکن اُس کے بعد آپ چمن بارڈر سے کوئی تک یہ کون سی چیکنگ ہے سوائے اس کے system

کرپشن ہے اور اگر کرپشن کی ہم نے اجازت دینی ہے ان کو دینی ہے پھر تو سب کو دینی ہے کرپشن کی اجازت یہ سوائے کرپشن کے اور کچھ نہیں ہے تو فیڈرل گورنمنٹ سے اس عوام کے کے توسط سے ہماری گزارش یہ ہے کہ یہ recommendation فیڈرل سے قومی اسمبلی مشاہد حسین صاحب کی سربراہی میں جو کمیٹی بنی تھی یہاں آئی تھی اُس کی یہ recommendation ہے صوبوں کے لوگوں کی سیاسی جمہوری نمائندہ لوگوں کی رائے سن کے اُس کی recommendation ہے اور ہم اُس کی recommendation کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں اور واقعی بارڈ پر جو بھی چیک کا system ہو گا تجارت کے حوالے سے وہ وہاں پر کی جائے۔ اُس کے علاوہ کوئی بھی کہیں پر کوئی آدمی اُس کے ساتھ سروکار نہ رکھے تو ہماری گزارش یہ ہے فیڈرل گورنمنٹ سے یہ ہو گی صوبائی گورنمنٹ کے طور پر کہ جو recommendation اُس وقت پاس ہوئی تھی قومی اسمبلی میں رپورٹ آئی ہے سب کے پاس اُس کی کاپی پڑھی ہوئی ہے ہم اُس کے پابند ہیں اسلحہ اور منشیات کے علاوہ باقی تجارت ہم کریں گے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے جناب اسٹیکر میں آپ کے توسط سے گوش گزار کر وانا چاہتا ہوں ایک دوکارخانے جو ہمارے تھے مستونگ میں تھا کوئی جوابی جو ہے University T اچل رہی ہے یہ سارے بند کر دیے۔ ہمارے پاس لوگوں کو روزگار دینے کے لیے کون سی ذرائع ہیں گورنمنٹ کی پوسٹس پران پر کتنے لوگوں کو آپ لگا سکتے ہیں۔ آپ کے پاس واحد راستہ یہ ہے کہ آپ یہ جو تجارت ہے یہ ہوا ور صنعت ہو جب میں ہے اور حب کی جو صنعت ہے وہ صنعت بھی ایک معنی میں ختم ہونے کو جا رہی ہے اور اُس میں ہمارے صوبے کے لوگ بہت کم ہیں کراچی کے لوگ ہے وہ وہاں پر آس کام کرتے ہیں باقی اس کے علاوہ پورے صوبے میں صنعت نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ تو ایک صوبہ جس کے پاس روزگار کے حوالے سے کچھ بھی نہ ہو اور آپ کی جو مددات ہیں اُن مددات میں بھی ہم بہت پچھے رہ گئے ہیں اس سے پہلے natural اندز میں جو ہوتے وہ لا یو سٹاک، اور پھر اُس کے علاوہ زراعت یہ تمام کے تمام اُس پر ہم چل رہے تھے چشمہ تھا کاریز تھی جو کچھ بھی تھا وہ بھی ہمارے پاس نہیں ہے ختم ہو گیا ہے زمین کے اندر سے پانی نکال رہے ہیں وہ بھی کتنا پانی ہے تو اس حوالے سے جتنے بھی ہمارے وہ مددات ہے productive مددات میں ہم نے گورنمنٹ کے طور پر اُس میں سرمایہ کاری کرنی ہے وہ fisheries ہو وہ لا یو سٹاک ہو وہ forestry ہو اور وہ زراعت ہو اور یہ تمام جو مددات ہے اس میں ہم وہ کریں گے اور اس میں ہم دنیا سے مدد بھی چاہتے ہیں اور ہمارے پاس mines ہے تو اس حوالے سے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ زیارت وال صاحب اگر مختصر کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور۔ بالکل مختصر ہے میں ختم کرتا ہوں اس حوالے سے ہماری گزارش یہ ہے کہ اس پر آپ ہمارا ساتھ دیں اور اس میں پورا اعوان ہمارا ساتھ دیں اور ان چیزوں میں ہم جتنا جیسے کہ فیڈرل کرچکا ہے آپ کو آخری بات یہ کہنا چاہ رہا ہوں آپ بھی letter لکھیں کہ اس recommendation کے مطابق بارڈر پر جو چیک ہے وہ ہوا اور اس کے علاوہ کہیں پر یہ checking ہوا گرہ checking ہے تو وہ اسلحہ اور نشیات کی ہو گئی اس کے علاوہ کسی کے ساتھ کوئی سروکار نہ رکھیں۔ thank you.

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکر یہ زیارت وال صاحب۔ جی محترم۔

محترمہ شاہد رووف۔ point of order جناب اسپیکر آپ کو یہ یاد دلوانا تھا کہ CM صاحب نے اس پر بات کرنی تھی میرے خیال میں اگر کوئی اور ممبر ہوتا تو آپ کہتے کہ CM کے بعد نہیں بولتے۔ عبدالرحیم زیارت وال صاحب بہت قابل اعتراض ہے ان کی تمام باتیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ وہ کسی اور topic میں آگئے تھے میرے خیال میں۔

محترمہ شاہد رووف۔ نہیں وہ اس کے مطابق بھی بولے جو CM صاحب آج کرچکے ہیں۔
قائد ایوان۔ کس چیز پر بولیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ پتہ نہیں چلا کہ۔

محترمہ شاہد رووف۔ بارڈر پر تجارت۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ نہیں بارڈر پر ایک point دیا otherwise وہ مٹن مارکیٹ کا پتہ نہیں کیا اس۔

محترمہ شاہد رووف۔ میں اُسی question کی طرف آتی ہوں اپنے ایجوکیشن منسٹر سے یہ کہتی ہوں کہ please آپ اس Floor کے اوپر یا تو اس چیز کا اعلان کریں کہ اس دفعہ جو بچے ہیں جو اس سیشن میں ہیں وہ اس چیز سے معبرا ہونگے next time سے کیوں کہ ہر تماں چیزوں کو settle کرنے کا،

جناب قائم مقام اسپیکر۔ باقاعدہ اس کو قرارداد کی شکل میں کیوں نہیں لاتیں اگر کوئی اس میں ابہام ہے۔

محترمہ شاہد رووف۔ نہیں اس میں میرا نہیں خیال کے قرارداد کی ضرورت ہے وہ ایک اچھا step ہے اسکا اٹھانے جارہے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ اچھا step اٹھاتے ہوئے وہ ایک batch کو جو ہے سفر کروار ہے ہیں اگر وہ

پہلے سلپس کو یونیفارم کر دیں تمام اداروں میں اُس کے بعد اس چیز کو compulsory کر دیں کہ اب آپ کے سارے بچے 5th اور 8th کے procedure exam میں appear ہوں گے تو یہ جو ہے teachers کے لیے اور parents کے لیے قابل قبول ہو گا۔ آپ نومبر میں اب اکتوبر start ہوا ہے اور آپ 19 یا 16 اکتوبر کو اخبارات کے زریعے یا اعلان کر دیتے ہیں کہ اس دفعہ تمام English medium students کے exam کا board کو ہے وہ create کر دیں گے تو آپ نے پورے صوبے میں ایک follow کر سکی ہے میں ابھی میری جو رضا صاحب سے بات ہوئی ہے میں اُس کو نہیں ہیں اُنہوں نے کہا کہ تمام اسکول اپنا خود لیں گے اگر خود لیں گے تو بورڈ کہا سے بچ میں آگیا یعنی ابھی تک یہ لفیوزن اسی طرح چلی جا رہی اور اگر بورڈ پیپر بنائے دے رہا ہے اور schools کو آپ دے رہے ہیں تو آپ کوں سے سلپس کو follow کریں گے تو اس چیز کو میں خود نہیں کر سکی تو میں اُن لوگوں کو کیا سمجھا ہوں گی۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکریہ۔ جی

مشیر رائے وزیر اعلیٰ محکمہ تعلیم۔ thank you speaker میرے خیال میں جواب میں دینا چاہتا ہوں پہلے بھی میں نے جواب دیا اور برطی تفصیل سے جواب دیا میں نے بی بی کوئی کہا میں نے کہا کہ بورڈ کے امتحان علیحدہ ہوتے ہیں جو میٹرک اور ایف اے، ایف ایس سی یا جس کو ہم higher secondary school examinations کہتے ہیں وہ ہے بورڈ such as بعد میں ہم ایک commission بنا رہے ہیں اُس commission کے تحت بہت ساری چیزیں ہم لانا چاہتے ہیں تاکہ بچوں کی assessment proper ہو سکے طریقے سے۔ ہم نہیں دیکھتے ہیں کہ بچ کیسے پاس ہو رہے ہیں آگے جا رہے ہیں ہمیں پہنچہ نہیں ہے ہمارے بچے اسکول میں داخل ہوتے ہیں وہ بچوں کا حق مارا جاتا ہیں جو regular schooling کرتے ہیں لوگ آتیں ہے میں معافی چاہتا ہوں ایک سسٹم چلا آ رہا ہے سالوں سے اُس سسٹم کو ہم نے بند کرنے کی کوشش کی کہ ہم ایک illegal طریقے سے بچوں کو آگے نہ بڑائے جا کہ اسکولوں سے معافی چاہتا ہوں پھر میں اسکولوں سے جا کہ سرٹیفیکٹ خرید کے لاتے ہیں مڈل کا بھی اور پرائزی کا بھی تباہ کر جا کہ وہ qualify کرتے ہیں میٹرک کا امتحان دینے کے لیے تو میں نے بی بی کو سمجھایا کہ اُس کا اُس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم صرف مڈل اور پرائزی اسکولوں کے امتحانات کو regular کرنا چاہتے ہیں تاکہ ایک certification ہو اور ہمارے پاس ایک

evidence ہو کہ بچے اسکولوں میں جا رہے تھے اور بچے نے پانچوں جماعت پاس کیا ہے اور آٹھویں جماعت پاس کیا ہے اور اس کے بعد وہ illegible ہے کہ وہ میٹرک کے امتحان میں پاس ہے تو یہ تسلی آپ کر لیں ہم نے کوشش یہ کی ہے کہ اس قانون کو ہم ایک طریقے سے ایک سسٹم کو ہم لوگ لے آئیں اور اس سسٹم کو آگے بڑا میں تاکہ ہم education system کی وجہ سے ہمارے schooling کا سسٹم ٹھیک ہوا، روکنے کی وجہ سے ہمارا سسٹم ٹھیک ہو نقل پر پابندی لگا کر ہم نے بچوں کے والدین کو یہ باور کرایا کہ اگر آپ کے بچے نہیں پڑھائیں گے وہ آگے نہیں جائیں گے NTS کو لا کر ہم لوگوں نے ایک ایسا کام کیا کہ اب لوگوں کا confidence آیا۔ میرے پاس میں ایک چھوٹی سی مثال دینا چاہتا ہوں اور میرے خیال میں دینا ضروری ہے ایک والد آیا دو دو بچے اُس کے ساتھ تھے ایک بچہ NTS میں فیل ہوا تھا دوسرا پاں ہوا تھا میرا شکر یہ ادا کیا کہ آپ لوگوں نے یہ سسٹم لایا آپ کی حکومت نے یہ سسٹم لایا میں اس بچے کی پروانہیں کرتا ہوں جو پاس نہیں ہوا لیکن اُس بچے پر میں فخر کرتا ہوں جو محنت کر کے پاس ہوا ہے تو یہ ایک سسٹم ہے جو ہم لارہے ہیں۔ آپ یقین جانیے کہ ہمارے بچے جو cheating کی وجہ سے تھوڑے سے اُس کو treat ملا وہ بچے اب والدین کے ساتھ Tuition centers میں جا رہے ہیں centers میں 6,6 شفت چل رہے تھے تو میں بی بی کو یہ تسلی دینا چاہتا ہوں کہ ہم لوگ یہ نہیں چاہتے ہیں کہ یہ سسٹم کسی صورت میں خراب ہو۔ ہم اس دفعہ ان اسکول والوں تسلی دے رہے ہیں کہ وہ کام کریں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکر یہ۔

محترمہ حسن بانور خشنانی۔
جناب اسپیکر میں ایک آسان سے الفاظ میں سردار صاحب سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ان کو جو ہے نہ وہ board کے papers پر اعتراض نہیں ہے وہ یہ کہنا چاہی ہے کہ جو subject ہے پر ایک schools اور اس schools کے الگ ہونگے یعنی اگر آپ paper لیں گے تو ان private schools کی جو سلپیس ہیں وہ سلپیس جو ہے نہ وہ ان کے لیے decide کرنا مشکل ہو جائیگا۔ یعنی ایک لیوں کا آپ تعلیمی معیار ایک لیوں پر لانا چاہتے ہیں تو سلپیس ان کا سرکاری اور پرائیوٹ schools ہیں ان کا سلپیس ایک جیسا کر دیں یا ان کی جو تعلیمی جو نظم جو کل، جو ان کے مضمایں تھے جو ان کا طور طریقہ ہوتا ہے ان کو اس پر اعتراض ہے کہ آیا direct ان پر وہ بوجھڈاں رہے ہیں کیا آیا وہ بچے اُس کو cover کر سکیں گے جو بچے جس exam کے شاید آپ بچوں کے exam لے رہے ہیں۔
جناب قائم مقام اسپیکر۔ میرے خیال میں اس میں confusion یہ ہے کہ سوال۔

جناب ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (قائد ایوان)۔ میں میر صاحب ایک request کر لیتا ہوں کہ ہم نے تجویز دی ہے کہ آپ education پر دون رکھ لیں تاکہ ہم تفصیلی ایجوکیشن پر discuss کر لیں اور یہ تمام چیزیں جو ہے وہ تاکہ clear ہو جائے تو ابھی ہم ایک point of order پر تمام education کے discuss problem کو clear کر سکتے ہیں اگر آپ دون رکھیں گے تو ہم دونوں گھنٹے روزانہ رکھیں ہم بالکل business میں اور health میں اور request کی تھی آپ سے اور health advisory committee میں یہ بات رکھا تھا کہ اس session میں آپ debate کو education میں لائیں تب کچھ اجایگا ایک بات ادھر ہے ایک بات ادھر ہے ان کو ہم جوڑ نہیں سکتے تو میری یہی گزارش ہے۔
 جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکر یہ۔

وزیر داخلہ۔ Thank you Mr. Speaker.

جناب قائم مقام اسپیکر۔ ابھی تک چل رہا ہے sir۔

محترمہ حسن بانور خشائی صاحبہ۔ سردار صاحب کی بھی آواز آئی۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ گیارہ بجے کرنا ہے۔

قائد ایوان۔ گیارہ بجے جی۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز ہفتہ 3 اکتوبر 2015ء بوقت صبح گیارہ تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس سہ پہر 4 بجکر 35 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)۔